خلاصۃ النکاح

برائے فرم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز تاجران کتب

کشمیری بازار وبل روڈ لاہور۔

۷۸۶

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

خلاصۃ النکاح

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و بک سیلرز و پروپرائٹر

دین محمدی الیکٹرک پریس کشمیری بازار دبل روڈ لاہور

ملک محمد عارف خاں پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس

لاہور نے اپنے مطبع سے طبع کرا کر "اشاعت منزل

بُل روڈ" لاہور

سے شایع کیا۔

ہر قسم کے قرآن مجید و حمائلیں و سیارے قاعدے اور دیگر کتابیں ملنے کا پتہ ہے:- ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

خلاصۃ النکاح!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کمترین موافق حکم کتاب کے سب نیک مسلمانونکی خدمت مین اس امر کا بیان کرتا ہی کہ کسوقت آدمی پر نکاح کرنا واجب ہی اور کسوقت سُنت اور کب مکروہ، جبکہ غلبۂ شہوت اس درجے کا ہو کہ اُسکے سبب سے زنا مین مبتلا ہونے کا خوف ہو تو اس صورت مین نکاح کرنا واجب ہے، اور جو شخص شہوت کو روک سکتا ہے اُسکے واسطے نکاح کرنا سُنت ہے، اور جو شخص اپنی بی بی کی پرورش نہین کرسکتا ہی یعنے خورد پوش کی قدرت نہیں رکھتا ہے، اُسکے حق میں نکاح کرنا مکروہ ہی۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنے نکاح کرنا میری سُنت ہے اور جو میری سُنت کو عمل میں نہ لایا یعنے نکاح سے انکار کیا پس وہ میری امت سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکو نکاح کرنے کی طاقت ہے باوجود اس کے وہ نکاح نہین کرتا بیشک وہ بہت گنہگار ہے۔

ارکان نکاح کے بیان مین

اب ارکان نکاح کو جاننا چاہیئے کیونکہ بغیر ارکان کے نکاح جائز نہیں ہے۔ نکاح مین

ایجاب وقبول ان ہی دو قول کو ارکان کہتے ہیں۔ اور ایجاب پہلے قول کو کہتے ہیں یعنی پہلی بات کو ایجاب کہتے ہین خواہ وہ پہلا قول دولھا کی طرف سے ہو یا دُلھن کی طرف سے پس اگر دولھا کی طرف سے ایجاب ہو تو دولھا دُلھن کو کہے گا کہ مین نے تم سے نکاح کیا (یہ قول اول دولھا کی طرف سے ایجاب ہوا) تب دُلھن کہے گی کہ میں نے قبول کیا۔ (یہ قول دُلھن کی طرف سے قبول ہوا) اگر ایجاب دُلھن کی طرف سے ہو تو دُلھن دولھا سے یون کہے گی کہ مین نے تمسے نکاح کیا۔ (یہ ایجاب یعنے قول اوّل دُلھن کی طرف سے ہوا) تب دولھا کہیگا کہ مینے قبول کیا (یہ قول ثانی دولھا کی طرف سے قبول ہوا) **مسئلہ** اگر دُلھن دولھا کو کہے "کہ مین نے اپنی ذات کو تمہارے نکاح میں دیا" یا یون کہے کہ "تمکو مین نے اپنے نفس کا مالک کیا" یا اسطرح پر کہے کہ مین نے اپنا نفس تمکو ہبہ کیا" یا کہے "اپنا نفس تمہارے ہاتھ بیچا" یا کہے کہ "میں نے اپنا نفس تمپر صدقہ کیا" پس ان صورتون مین اگر مرد کہے کہ مین نے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو جاوے گا۔

شرائط نکاح کا بیان

اب شرائط نکاح کو بیان کرتا ہون سُنو۔ کیونکہ نکاح جو مشروط ہے وہ بغیر شرط کے صحیح نہ ہوگا۔ اگر ولی اور وکیل دولھا دُلھن کا نہ ہو اور دولھا دُلھن خود ہر ایک بے واسطہ ولی اور وکیل کے نکاح کرتے ہون تو اس صورت مین **شرط اوّل** یہ ہے کہ دولھا دُلھن دونون عاقل بالغ ہوون کیونکہ اس صورت مین بغیر عاقل بالغ ہونے کے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اور **شرط دوم** یہ ہے کہ دولھا دُلھن دونون ایجاب وقبول کو کان سے سُنیں۔ مثلاً اگر دولھا کی طرف سے ایجاب ہو تو دُلھن کو خود اپنے کان سے سُننا چاہیے۔ اور دُلھن کا قبول کرنا دولھا بھی اپنے کان سے سُنے اور اگر دُلھن کی طرف سے ایجاب ہو تو دولھا کو خود اپنے کان سے سننا چاہیئے

اور دولھا کا قبول دُلھن کو خود اپنے کان سے سُننا چاہیئے۔ اور اگر بواسطہ ولی یا وکیل کے نکاح ہو تو اس صورت مین ہر ایک کا قول دوسرے کو سُننا ضرور نہیں ہے شرط سوم نکاح کی یہ ہے کہ دو گواہ ہون اور وہ دو گواہ عاقل بالغ مسلمان ہوین کیونکہ کافر اور نابالغ اور دیوانہ اور بیہوش انکی شہادت معتبر نہیں ہے اور وہ دونون گواہ ایجاب و قبول عاقدین کا ایک ساتھ حاضر رہ کر سُنین۔ کیونکہ اگر متفرق ہو کر جدا جدا سنین تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اور ایسے ہی گواہ ہو سکتے ہین۔ دولھا دُلھن کے دو لڑکے جو اگلی بی بی یا اگلے شوہر کی جانب سے ہون مثلاً زید نکاح کرتا ہے اور قبل اسکے زید نے پہلی شادی کی تھی اور اس زوجہ کے بطن سے دو لڑکے بالغ ہیں۔ اور وہ دونون لڑکے اس مجلس عقد مین حاضر ہین مسئلہ اگر دولھا دُلھن دونون نابالغ ہون یا ایک بالغ ہو دوسرا نابالغ یا دونون دیوانے ہون یا ایک دیوانہ ہو اور دوسرا عاقل پس ان صورتون مین بغیر ولی کے اُن کا نکاح نہین ہو سکتا ہے۔

محرمات یعنی جن عورتون سے نکاح کرنا حرام ہے اُسکے بیان مین

حرام ہے نکاح کرنا ماں سے اور بہن سے اور خالہ اور پھوپھی اور نانی اور پرنانی اور بیٹی اور بھانجی اور بھتیجی اور ساس اور نانس اور پوتی اور دادی اور پردادی سے اور حرام ہے نکاح کرنا دو بہنون کو ایک ساتھ۔ اور حرام ہے نکاح کرنا بیٹے اور پوتے کی بیوی سے اور حرام ہے نکاح کرنا سوتیلی ماں سے اور سوتیلی خالہ اور سوتیلی بہن اور سوتیلی پھوپھی اور اپنی زوجہ کی خالہ اور پھوپھی اور بہن سے اور حرام ہے نکاح کرنا رضاعی ماں اور رضاعی خالہ اور رضاعی بہن اور رضاعی بھانجی اور رضاعی بھتیجی اور رضاعی دادی اور رضاعی پردادی اور اسکی نانی اور پوتی سے اور حرام ہے نکاح کرنا باپ اور دادا کی خالہ اور پھوپھی سے مسئلہ مرتبہ لینے جس عورت کے

ساتھ زنا کیا گیا ہے یا غلبۂ شہوت کے ساتھ جس عورت کو چھوا جاوے یا جس عورت نے غلبۂ شہوت کے ساتھ مرد کو چھوا ہو یا شہوت کے ساتھ جس عورت کی شرمگاہ مین نظر کیجاوے اُس سے نکاح جائز ہی اور اُس عورت کی مان نانی دادی اور اُس کی بیٹی و پوتی و ناتن سے نکاح کرنا حرام ہی ہکذا فی شرح وقایہ مسئلہ مردہ لڑکی نابالغہ لڑکی جو اب تک شہوت والی نہیں ہوئی ہی ان لڑکیوں کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنے سے اس لڑکی کی مان و دادی و نانی و لڑکی و پوتی و ناتن کو نکاح کرنا ناظر پر حرام نہیں ہوتا۔ ہکذا فی درالمختار مسئلہ اگر زوجہ حیات مین ہے یا زوجہ کو طلاق دیا گیا ہے لیکن ہنوز اُسکی عدّت باقی ہے اس وقت مین اُس زوجہ کی خالہ۔ بہن۔ پھوپھی۔ بھانجی۔ بھتیجی سے نکاح کرنا درست نہین ہے۔ مگر جب وہ زوجہ مرجاوے یا بعد طلاق کے اُسکی عدت گذر جاوے تو اس صورت مین اُس زوجہ کی خالہ وغیرہ سے نکاح کر سکتا ہے۔ مثلاً ہندہ زید کے نکاح مین ہی اب ہندہ کی خالہ۔ بہن۔ پھوپھی۔ بھتیجی۔ بھانجی کا نکاح زید سے نہیں ہو سکتا ہے۔ مگر جب ہندہ مرجاوے یا زید ہندہ کو طلاق دیوے اور اُس طلاق کی عدت بھی منقضی ہو جاوے تو اس صورت مین زید کا نکاح ہندہ کی بہن و خالہ وغیرہ سے ہو سکتا ہے مسئلہ اگر کسی نے دو بہنون سے ایک ہی عقد مین نکاح کیا تو دونون کے نکاح باطل ہین اور اگر ایک عورت سے پہلے نکاح کیا بعد ازان اُس عورت کی بہن کو بھی نکاح مین لایا (یعنی دو عقد مین دو بہنون سے نکاح کیا) اس صورت مین پہلا نکاح قائم رہے گا اور دوسرا باطل۔ ہکذا فی قاضی خان مسئلہ جسکی چار بیبیان ہیں اور چار بیبیون سے ایک کو طلاق دیکر اُس مطلّقہ کی عدّت مین دوسری عورت سے نکاح نہیں کر سکتا ہے۔ ہان بعد انقضائے عدت کے پھر دوسرا نکاح کر سکتا ہے مسئلہ نکاح موقّت اور متعہ کرنا درست نہیں ہے اور متعہ یہ ہے کہ مرد عورت سے کہے کہ مین

اتنے روپے کے عوض مین تمکو اتنی مدت رکھونگا اور مین تمسے فائدہ اُٹھاؤن گا اور نکاح موقت یہ ہے کہ مرد عورت سے کہے کہ تمکو اتنے روز کے لیئے مثلاً دس روز یا ایک مہینے یا چھ مہینے کے واسطے نکاح کرتا ہون۔ ایسا نکاح کرنا شرع مین درست نہیں ہے ہکذا فی الہدایۃ **مسئلہ** بُت پرست عورت یا آفتاب پرست یا ستارہ پرست ان عورتون سے نکاح کرنا درست نہیں ہے اور کتابیہ عورت سے جیسے یہودیہ نصرانیہ سے نکاح کرنا جائز ہے۔

لڑکا لڑکی کتنی عمر مین بالغ ہوتے ہیں اُسکا بیان

مسئلہ لڑکیان نو برس یا نو برس سے زائد عمر مین بالغ ہوتی ہین مگر نو برس سے کم مین کبھی بالغ نہین ہوتی ہین اگرچہ جسیمہ ہون اور حیض و حمل و احتلام یہ علامتین بلوغ کی ہین۔ اور لڑکا بارہ برس سے کم مین نہیں بالغ ہوتا ہے اگرچہ جسیم ہو۔ اور لڑکون کی علامت بلوغ یہ ہے احتلام ہونا یا انزال ہونا یا اُس سے کسی عورت کا حاملہ ہونا۔ اور جسمین یہ علامتین نہ پائی جاوین اُسپر پندرہ برس کے بعد حکم بلوغ کا دیا جاتا ہے۔

جن عورتون سے نکاح کرنا جائز ہے اُسکا بیان

مسئلہ جو عورت زنا سے حاملہ ہوئی ہے اُس سے نکاح کرنا جائز ہے۔ مگر تا وضع حمل اس سے وطی درست نہیں **مسئلہ** کتابیہ عورت یعنے یہودیہ و نصرانیہ یا جو عورت کہ اسلام لائی ہے اُس سے نکاح کرنا درست ہے **مسئلہ** خالہ زاد۔ پھوپھی زاد۔ ماموں زاد چچا زاد۔ بہنون سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست ہے۔ ہکذا فی الطحطاوی۔ **مسئلہ** ایک عورت اور اُسکی سوتیلی بیٹی سے ایک ساتھ نکاح کرنا جائز ہے۔ ہکذا فی الہدایۃ

ولی کا بیان

نابالغ لڑکا لڑکی یا دیوانے کا نکاح بغیر ولی کے درست نہیں ہوتا۔ نابالغ کا ولی پہلا باپ ہوتا ہے اور اگر باپ نہ ہو تو دادا ولی ہے اور اگر دادا نہ ہو تو اس تقدیر پر پردادا ولی ہوگا اسی طرح اوپر کی طرف اور جس کا باپ دادا نہ ہو اُسکا ولی بھائی ہے اور بھائی،

نہونے کی تقدیر پر بھتیجا ولی ہوگا۔ اور اگر بھتیجا نہ ہو تو بھتیجے کا لڑکا ولی ہوگا اور اگر وہ نہو تو
اس صورت مین چچا ولی ہوگا۔ اور اگر چچا نہ ہو تب چچا کا بیٹا ولی ہی اور چچا کا بیٹا اگر نہ ہو تو چچا
کا پوتا ولی ہوگا۔ اور یہ لوگ اگر نہوں تب نابالغ کے باپ کا چچا ولی ہوگا اور اگر نابالغ کے باپ کا
چچا بھی نہ ہو تب نابالغ کے باپ کے چچا کا بیٹا ولی ہوگا۔ اور اگر یہ لوگ نہ ہون تو اس صورت
مین نابالغ کے دادا کا چچا ولی ہوگا۔ یہ سب بھی جس کو دنیا مین نہوں تب اُس کا
ولی مان ہے۔ اور مان کے بعد جو یگانگیت مین اقرب ہوگا وہی نابالغ کا ولی ہوگا
جیسا مامون۔ خالہ۔ پھوپھی۔ نانا۔ پر نانا۔ اسی طرح جو یگانہ اور اقرب ہوگا۔ **سوال** اگر باپ
دادا۔ چچا کی بے اجازت مان یا مامون یا نابالغ لڑکا لڑکی کا نکاح کر دیوین تو وہ نکاح
درست ہوگا یا نہیں۔ **جواب**۔ اگر باپ۔ دادا۔ چچا۔ اُس نابالغ کے نکاح کی خبر
سُنکر راضی ہووین تو نکاح مذکور درست ہوگا اور اگر راضی نہ ہووین تو نکاح درست
نہ ہوگا۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ولی اقرب کی بے اجازت اگر ولی ابعد صغیر صغیرہ کا
نکاح کر دیوے تو وہ نکاح درست ہوگا یا نہیں پس ولی اقرب اگر ولی ابعد کے نکاح
کر دینے کو جائز رکھے تو وہ نکاح جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ بلکہ ولی اقرب کی بے اجازت
اگر ولی ابعد صغیر و صغیرہ کا نکاح کر دے تو اس صورت میں ولی اقرب کو (جیسا باپ دادا
چچا) یہ پہونچتا ہی کہ اُس نکاح کو فسخ کر کے دوسری جگہ نکاح کر دیوے **مسئلہ** اگر لڑکی نابالغہ
ہو تو اُس لڑکی کے ولی اقرب (جیسا باپ دادا۔ چچا) بغیر اذن اُس لڑکی کے جبراً نکاح
کر سکتے ہین اور اگر لڑکی بالغہ ہو تب بغیر اذن لڑکی کے نکاح نہیں کر سکتے
ہین۔ اسمین وہ لڑکی خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ **فائدہ** باکرہ کے یہ معنے ہیں کہ اُس عورت نے
ہنوز مرد سے صحبت نہ کی ہو۔ اور ثیبہ اُس عورت کو کہتے ہین جو مرد کے قریب گئی ہو
جیسے بیوہ **مسئلہ** بالغہ باکرہ لڑکی کے نکاح کے وقت جب ولی اُسکا اُس سے اذن
چاہے۔ اُسوقت اگر لڑکی چپ رہی" یا بے آواز کے روئی یا مُسکرائی" تو وہ

چپ رہنا" اور بے آواز کے رونا" اور مسکرانا" یہ سب اذن پر دلالت کرتا ہے اور اگر بوقت اذن کے بہت چلّا کر روئی تو وہ زور کا رونا اذن پر دال نہ ہوگا بلکہ وہ انکار نکاح پر دال ہے اور اذن لیتے وقت دولھا کا نام دُلھن کے پاس ذکر کرکے اذن لینا چاہیئے اور اگر اُس بالغہ باکرہ سے سوائے ولی کے اور کوئی غیر آدمی اذن لیتا ہے تو اس صورت مین اُس لڑکی کا چپ رہنا یا مسکرانا یا آہستہ رونے سے اذن نہ ہوگا۔ بلکہ اُس لڑکی کو زبان سے کہنا چاہیئے کہ مین نے نکاح کو قبول کیا۔ ایسا ہی جب تیسرے سے اذن لیا جاوے تو ثیبہ کو زبان سے قبول کرنا چاہیئے **مسئلہ** اگر بالغہ لڑکی بغیر علم ولی کے غیر کفو مین نکاح کرے تو بیشک وہ نکاح صحیح ہوگا۔ لیکن اُس لڑکی کے ولی کو اختیار ہے کہ اُس نکاح کو قائم رکھے یا فسخ کرے **مسئلہ** مجنونہ یعنے پگلی عورت کا نکاح کردینے میں اُسکا بیٹا ولی ہوگا **مسئلہ** اگر ولی اقرب یعنے باپ دادا حاضر نہ ہون یعنے تین۳ رات دن یا اس سے زیادہ سفر مین گئے ہون اور ادہر لڑکی کا خطبہ اُسکے کفو میں ہو رہا ہے مگر کفو کے آدمی لڑکی کے باپ کی خبر آنے تک کے منتظر نہیں رہتے ہین تو اس صورت مین ولی ابعد یعنے چچا اُس لڑکی کا نکاح کرسکتا ہے ہکذا فی جامع الرموز **مسئلہ** اگر نابالغ لڑکا لڑکی کا نکاح باپ یا دادا کردیوے تو وہ نکاح صحیح ہوجاویگا اور جب وہ نابالغ بالغ ہوجاوین اُسوقت اُنکو نکاح کے فسخ کرنے کا اختیار نہوگا۔ اور اگر سوائے باپ دادا کے اور کوئی ولی نابالغ کا نکاح کردیوے تو جب نابالغ بالغ ہووے اور نکاح کی خبر سُنے کہ میرا فلان سے نکاح ہُوا ہے تو اُسکو معًا سُننے کے اُسی مجلس مین باطلاع قاضی کے اُس نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ اور اگر نکاح کی خبر سُنکر کچھ دیر کرے یا وہ مجلس تبدیل ہو تو اتنی دیر کے بعد خیار فسخ کا نہ رہے گا اور اُس نکاح کو نہین توڑ سکے گی۔ ہکذا فی جامع الرموز **مسئلہ** نابالغ لڑکی کا یگانون مین اگر کوئی اُسکا ولی نہ ہو تو اس حالت میں بادشاہ یا حاکم وقت یا قاضی اُس لڑکی کا ولی ہوکر اُس کا نکاح۔

کرسکتا ہی لیکن بادشاہ اور حاکم وقت اور قاضی ان لوگون کے نکاح کردینے سے جبکہ نابالغ بالغ ہوویں اُسوقت اُنکو اپنا نکاح توڑنے کا اختیار ہوگا۔ ہکذا فی العالمگیریۃ **فائدہ** جہان بادشاہ یا حاکم وقت یا قاضی نہ ہو وہان اُس لڑکے کو جو پرورش کرے وہ ولی ہے۔

کفو کا بیان

شرع مین ہمقوم و ہمسر اور کو کفو کہتے ہین اور کفو کا اعتبار پانچ طور سے ہوتا ہے۔ پہلا کفو باعتبار اسلام کے۔ دوسرا کفو باعتبار حریت و غلامیت کے۔ پس غلام کا کفو غلام ہوگا نہ کہ حُر۔ تیسرا کفو باعتبار دینداری کے۔ پس دیندار کا کفو فاسق اور بدکار نہ ہوگا۔ چوتھا کفو باعتبار مال کے پس جو شخص کہ اپنی زوجہ کی خورد و پوش دینے کی قدرت نہیں رکھتا ہے وہ فقیرہ عورت کا بھی کفو نہین ہوگا۔ اور جو شخص کہ اپنی زوجہ کو خورد و پوش و مہر دے سکتا ہی وہ تونگر عورت کا کفو ہوگا۔ پانچواں کفو باعتبار حرفہ و پیشہ کے۔ پس جولاہہ اور حجام اور چمار یہ لوگ عطار اور کپڑا فروش کے کفو نہیں ہونگے۔ ہکذا فی جامع الرموز۔ مسئلہ اگر کوئی عورت مہر مثل سے کم مہر پر بلا اذن و اطلاع اپنے ولی کے خود کسی مرد سے نکاح کرلیوے۔ تو اس صورت مین اُس عورت کے ولی کو اختیار ہے کہ بذریعۂ اطلاع قاضی کے اُسکے مہر کو پورا کروالے۔ یا اُس نکاح کو بذریعۂ قاضی کے فسخ کرالے۔ ہکذا فی جامع الرموز۔

نکاح وکیل اور فضولی کے بیان مین

جو کوئی بلا واسطہ ولی یا وکیل کے اپنا نکاح خود آپ کرتا ہی اُسکو شرع میں اصیل کہتے ہیں اور اگر دوسرا آدمی عاقدین (یعنی زوجین) سے یا عاقدین کے ولی سے اذن لیکر نکاح کرتا ہے۔ تو اُس دوسرے کو وکیل کہتے ہین اور جو شخص کہ بلا اذن عاقدین کے نکاح کرسکتا ہے اُسکو ولی کہتے ہیں۔ جیسا باپ دادا۔ ان تینون سے جو خارج ہو اُس کو فضولی کہتے ہین فائدہ فضولی وہ شخص ہے جو عاقدین کا نہ ولی ہو نہ وکیل اور وہ کسی مرد کا کسی عورت سے بلا اذن و آگاہی اُن دونون عاقدین کے نکاح کردے

مسئلہ اگر کوئی فضولی کسی مرد یا عورت کا نکاح بغیر اذن و آگاہی اُس مرد یا عورت کے کردیوے، یا دو فضولی ایک مرد کی طرف سے ہو، اور دوسرا عورت کی طرف سے بغیر اذن عاقدین کے مرد کا نکاح اگر عورت سے کردین تو اس صورت مین اگر دولھا و دُلھن اس نکاح کی خبر سے واقف ہو کر اُس نکاح سابق کو (جو دو فضولی نے دو طرف سے کر دیا تھا) قبول و منظور کرین تو وہ نکاح سابق درست و قائم رہے گا اور اگر دولھا و دُلھن اُس نکاح سے واقف ہو کر اُس نکاح کو (جو کہ دو فضولیون نے کر دیا تھا) منظور نہ کرین تو وہ نکاح باطل ہوگا۔

مہر مثل کے بیان میں

نکاح مین عورتون کا مہر دس درم سے کم نہیں ہو سکتا ہے، اور زیادہ مہر جتنا دی سکے اُس مین مبالغت نہیں، عرب مین درم کا رواج ہے، وہان کے دس درم اس ملک کے حساب سے دو روپیہ دس آنے ہوتے ہین، ہکذا فی شرح المشکوٰۃ **مسئلہ** اگر کوئی بے مہر کے کسی عورت سے نکاح کرے یا اس شرط پر نکاح کرتا ہے کہ مہر نہیں دونگا تو اس صورت میں نکاح صحیح ہو جاویگا لیکن بی بی کا مہر مثل شوہر پر واجب ہوگا **فائدہ** مہر مثل اُسکو کہتے ہین کہ عورت کے باپ کی طرف سے جو عورتین قرابت دار ہین مثلاً حقیقی بہن اور پھوپھی اور چچازاد بہن ان عورتون مین سے جس کے ساتھ وہ عورت (جسکا نکاح ہو رہا ہے) صورت و سن و عقل و پرہیزگاری و دینداری و مالداری و باکرہ ہونے یا ثیبہ ہونے مین ملیگی اُسکے مہر پر قیاس کرکے اُس عورت کا مہر ٹھہرا دین، اور اگر اُس عورت کے باپ کی طرف سے کوئی عورت نہ ہو تو اس صورت مین اُس عورت کے خاندان کی عورتون پر باعتبار سن و جمال و مال و باکرہ ہونے یا ثیبہ ہونے پر قیاس کرکے مہر ٹھہرایا جائیگا **مسئلہ** ماں اور خالہ کے مہر پر قیاس کرکے کسی عورت کا مہر مثل نہین ہو سکتا ہے مگر جس صورت مین ماں اور خالہ اُسکے باپ کی

قوم سے ہو اُسوقت اُس ماں اور خالہ کے مہر پر قیاس کر کے مہر مثل ٹھہرایا جاسکتا ہے

عورتون کا مہر مرد پر کب واجب الادا ہوتا ہے

بی بی کا مہر شوہر پر تین[۳] چیز سے واجب ہوتا ہے۔ پہلے وطی، دوسرے موت احدالزوجین تیسرے[۳] خلوت صحیحہ پس اگر ایکبار وطی پائی جاوی تو مرد پر پورا مہر واجب الادا ہوتا ہے ایسا ہی موت احدالزوجین سے یعنی میاں بی بی دونون مین سے اگر ایک مرجاوی تو بی بی کا مہر پورا ہوگا۔ ویسا ہی خلوت صحیحہ کے پائے جانے سے بھی پورا مہر واجب الادا ہوتا ہے

فائدہ خلوت صحیحہ کی تعریف یہ ہے کہ میان بی بی بالغین کا تخلیہ ایسی جگہ مین ہووے کہ اگر وہان وطی کرین تو ہرگز کسی کو خبر نہ ہو اور عورت کی طرف سے مانع وطی کی کوئی بات نہ ہو خواہ وہ مانع وطی طبعی ہو یا شرعی۔ طبعی جیسا کہ حیض ہونا یا عورت مین کوئی مرض مخصوص ہو۔ مانع شرعی جیسا کہ رمضان کا مہینہ کیونکہ روزے مین دن کو وطی حرام ہے۔ ایسا ہی حالت حیض میں وطی کرنا حرام ہے۔ پس زوجین بالغین کا ایسا تخلیہ اور ایسی جگہ مین ہونا اور ان موانعون سے خالی ہونے سے خلوت صحیحہ ہوتی ہے۔ اور خلوت صحیحہ پائے جانے سے پورا مہر شوہر پر واجب الادا ہوتا ہے کیونکہ خلوت صحیحہ مین عورت کی جانب سے تفویض معقود علیہ پایا گیا۔ **فائدہ** خصی کیا ہوا مرد یا نامرد یا ذکر بریدہ مرد یا وہ شخص جو رمضان کا روزہ قضا کرتا ہے جیسا پیر ضعیف، یا مریض وغیرہ۔ یہ لوگ اگر اپنی بی بی سے خلوت صحیحہ کرین تو ان پر بھی پورا مہر واجب الادا ہوگا کیونکہ عورت کی طرف سے تفویض معقود علیہ پایا گیا ہے اور انکا قبضہ نہ کرنا پورے مہر کے وجوب ہونے کو مانع نہیں ہوسکتا ہے۔ **مسئلہ** اگر تعیین[۲] مہر مین زوجین کے درمیان اختلاف ہو۔ مثلاً بی بی کہتی ہے کہ میرا مہر وقت نکاح کے بیس[۲۰] روپیہ مقرر ہوا تھا اور شوہر کہتا ہے کہ نہیں عندالعقد کے تمہارا مہر سولہ[۱۶] روپیہ ٹھہرایا گیا ہے تو اس صورت مین مہر مثل دیا جائیگا۔

مسئلہ قبل[۲] خلوت صحیحہ وطی کے اگر زوجہ کو طلاق دی جاوے

[۳] یعنی عورت نے مرد کے ساتھ جس چیز کے واسطے عقد کیا ہے۔

تو نصف مہر زوج پر واجب الادا ہے۔ جس عورت کا مہر مقرر نہین ہے اور اُسکے شوہر نے وطی بھی نہین کی ہے اس حالت مین اگر اُسکا شوہر طلاق دے تو وہ عورت اپنے شوہر سے ایک متعہ پاوے گی۔ اور متعہ ایک کُرتا اور ایک سربند اور ایک چادر ہے۔ **مسئلہ** اگر بی بی اپنا کُل مہر یا نصف مہر یا ربع مہر شوہر کو معاف کردی تو وہ معاف کرنا درست ہوگا اور زوج مہر سے بری الذمہ ہو جائیگا۔ اور اگر مہر مقررہ پر شوہر کچھ زائد کردے تو یہ زیادہ کرنا بھی درست ہے۔ ہکذا فی درالمختار۔ **مسئلہ** قرض جیسا دائن پر واجب الادا ہے بی بی کا دین مہر بھی علیٰ ہذا القیاس شوہر پر واجب الادا ہے۔ پس جب تک شوہر بی بی کا مہر ادا نکردے یا بی بی شوہر کو مہر معاف نہ کرے تب تک شوہر کو دین مہر سے براءت نہیں ہوگی **مسئلہ** اگر کوئی پانچ سو روپیہ دین مہر ٹھہرا کے اس شرط پر نکاح کرتا ہے کہ بی بی کو اس شہر سے دوسری جگہ نہین لیجاؤنگا اور دوسرا نکاح بھی نہ کرونگا۔ بعد اس شرط کے وہ ناکح اگر اپنے قول پر ثابت رہا یعنے اپنی منکوحہ کو دوسرے شہر مین نہیں لے گیا اور بعد اسکے دوسرا نکاح بھی نہیں کیا تو وہی پانچسو روپیہ (جو مہر ٹھہرایا گیا ہے) وہی قائم رہیگا۔ اور اگر ناکح اپنے قول سے منحرف ہوا یعنی اُس بی بی کو اُس شہر سے دوسری جگہ لے گیا یا دوسرا نکاح کیا تو اُس وقت مہر مثل واجب ہوگا۔ اور وہ پانچسو روپیہ (جو مہر ٹھہرایا تھا) باطل ہوگا **مسئلہ** جب بی بی کا دین مہر مثل دین اجنبی کے واجب الادا ہے پس بی بی کے مہر وصول کرنے کے قبل اگر اُسکے شوہر کے ترکے کو ورثاء تقسیم کرلیوین تو اس صورت مین بی بی کو یہ حق ہے کہ اپنا مہر ادا کرنے کے واسطے وہ تقسیم (جو ورثاء نے کی ہے) اُس کو باطل کرکے اپنا مہر وصول کرلیوے اور بعد لینے مہر کے اگر کچھ بچے تو البتہ اُس مین ورثاء مستحق ہونگے **مسئلہ** اگر عند العقد کے کُل مہر معجّل (یعنے پورا مہر معاً طلب کے ادا کرنا) قرار پایا ہے تو زوجہ ادائے مہر کے واسطے اپنے شوہر کو وطی سے

روک سکتی ہی اور اگر نصف مہر معجّل اور نصف مؤجل ہی تو اس صورت مین فقط جو نصف معجّل ہی اُتنے ہی کے ادا کے واسطے زوج کو وطی سے روک سکتی ہی، نہ مؤجل کے واسطے مسئلہ اگر مرد اپنی بی بی کو سفر میں لیجانا چاہتا ہی لیکن زوجہ یہ کہتی ہے کہ جب تک میرا کُل مہر یا مہر معجل میرا نہ دوگے تب تک میں تمہاری ساتھ سفر میں نہیں جاؤنگی تو بی بی کا یہ انکار سفر سے قبل ادائے اپنے مہر کے صحیح و جائز ہی مسئلہ اگر عورت قبل لینے اپنے مہر معجل کے بلا اذن شوہر کے اپنے خویش و اقربا کی ملاقات کے واسطے باہر جاوے تو یہ جانا اُسکا جائز و درست ہی، مگر بعد لینے مہر معجّل کے بغیر اجازت شوہر کے نہیں جا سکتی ہے

نکاح پڑھانے کا قاعدہ

جب شادی کی مجلس مین عاقدین یعنی دولھا و دُلھن کی طرف کے لوگ حاضر ہوویں اور قاضی جو نکاح پڑھانیوالا ہی وہ بھی حاضر ہو تو پہلے مہر متعیّن کرنا ضرور ہے بعد ازان اگر لڑکی بالغہ باکرہ ہو تو اس صورت میں اذن کے واسطے وکیل بھیجنا چاہیئے اور وکیل اپنے ہمراہ دو گواہ مکلّفین کو لیکر عورت سے اسطرح پوچھے کہ وبکر کے لڑکے محمد عمر وہ کے ساتھ پچاس روپیہ مہر کے عوض مین تمہارا نکاح ہونا ہی، تمکو یہ نکاح قبول و منظور ہے یا نہین، تب دُلھن اگر کہیگی کہ مین راضی ہون، یا کہیگی کہ ہان، تو اذن ہو جائے گا اور اگر دُلھن کا ولی دُلھن سے اذن لیتا ہی تو اس صورت مین دُلھن کے چپ رہنے یا مسکرانے سے یا بغیر آواز کے رونے سے بھی اذن ہوگا، اور اس صورت مین (یعنی جب دُلھن کا ولی دُلھن سے اذن لیتا ہے) دُلھن کو مُنہ کھولکر ہان قبول کرنی ہون اسطرح ہی قبول کرنے کی حاجت نہیں ہی اور اس صورت میں (یعنے جب دُلھن کا ولی دُلھن سے اذن لیتا ہے) دُلھن کے چلّاکر رونے سے اذن نہیں ہوگا بلکہ رونا چلّاکر ردِ نکاح پر دال ہے اور اگر بیوہ عورت کے نکاح مین اُسکا ولی اُس بیوہ سے اذن لیتا ہے، تو اس صورت مین اُس بیوہ کی چپ رہنے یا ہنسنے سے اذن نہیں ہوگا بلکہ اس بیوہ کو

صاف منھ کھولکر کہنا چاہیئے کہ میں قبول کرتی ہوں فائدہ اگر عورت باکرہ ہو یعنی کنواری جسنے ابتک مرد نہین دیکھا ہے) اور اُسکا ولی اُس سے اذن لینا ہے تو اُسوقت اُس باکرہ کے چپ رہنے سے یا مسکرانے سے یا بغیر آواز کے رونے سے اذن ہوجائیگا اور اُس باکرہ کو منھ کھولکر کہنا کہ ہان میں قبول کرتی ہون اس طرح کہنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ اور بعض دیار مین یہ رسم ہے کہ دُلھن سے جب نکاح کا اذن لیا جاتا ہے تب دلھن اپنے ہاتھ سے سرو تاگرا دیتی ہے یا ایک پان دیتی ہے۔ پس اگر وہ لڑکی باکرہ (یعنے کنواری ہے) اور اُسکا ولی اذن لیتا ہے تو اس تقدیر مین ایسے افعال سے اذن ہوجائے گا اور اگر عورت ثیبہ ہو (یعنی جو مرد کے پاس گئی ہو) اور اُس کا ولی اُس سے اذن لیتا ہے تو اس صورت مین اُس عورت کو خود منھ کھولکر قبول کرنا چاہیئے اور اُس ثیبہ کے قول سے کنایۃً و اشارۃً اذن یا اُسکے فعل سے اذن معتبر نہیں ہوگا جیکہ ولی یا وکیل عورت سے نکاح اذن لیوے اُسوقت دو گواہ معًا یعنی ایک ساتھ ہوکر اس اذن کو سُننا چاہیئے کیونکہ اگر وہ دونون گواہ ایک ساتھ رہ کر عورت کے اذن کو نہیں سنیں گے بلکہ متفرق ہوکر سُنین گے یعنی اس طور پر کہ پہلا ایک گواہ اذن سن لے بعد ازان اول گواہ چلا جاوے اور دوسرا گواہ آکر اذن سُنے تو وہ گواہی شرع مین معتبر نہیں ہوگی بعد ازان وکیل اُن دونون گواہونکو اپنی ہمراہ لیکر شادی کی مجلس میں آکر عورت کے اذن کو اسطرح پر بیان کریگا اور قاضی کی طرف مخاطب ہوکر یوں کہے گا۔ کہ زید کی لڑکی خدیجہ پچاس روپیہ مہر کے عوض میں بکر کے لڑکے محمد عمرو کے ساتھ نکاح کرنے کو راضی ہوئی ہے تب قاضی وکیل سے پوچھے گا کہ اس بات پر گواہ کون کون ہے۔ تب وکیل اُن دونون گواہون کی طرف اشارے سے دکھادیگا کہ یہ دو شخص گواہ ہیں۔ تب قاضی اُن دونون گواہون سے پوچھے گا۔ کہ عورت مذکور نے نکاح کا اذن دیا ہے تم نے اپنے کانون سے ایک ساتھ ملکر سُنا ہے تب دونون گواہ عورت مذکور کے اذن کو

قاضی کو سنائینگے۔ مثلاً پہلا گواہ یون کہے گا کہ زید کی لڑکی خدیجہ نے پچاس روپیہ دین مہر کے عوض مین بکر کے لڑکے محمد عمرو کے ساتھ نکاح کرنے کو قبول کر کے خود اذن دیا ہے یہ مین نے اپنے کانون سے سُنا ہے۔ پھر دوسرا گواہ بھی اسی طرح سے کہے گا تب قاضی خطبۂ مرقومۃ الذیل جو مشتمل حمد و نعت و آیات قرآنی پر ہے۔ دولھا کی طرف سے باآواز بلند پڑھیگا۔ وہ خطبہ یہ ہے۔

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

پھر قاضی کے اس خطبے پڑھنے کے بعد اگر دولھا بالغ ہو تو وکیل دلھن دولھا کی طرف متوجہ ہو کر اس طرح ایجاب کرے کہ مین نے اپنی موکلہ یعنی زید کی لڑکی خدیجہ کو پچاس روپیہ مہر کے عوض مین تمہارے ساتھ نکاح کر دیا (یہ قول اول ایجاب ہوا) تب وکیل کی طرف متوجہ ہو کر دولھا کہے کہ مین نے اس نکاح کو بالتفصیل قبول کیا (یہ قول ثانی قبول ہوا) فائدہ ملخص کلام یہ ہے کہ اگر دولھا اور دلھن بالغین ہون تو وکیل دو گواہ کے ساتھ بالغہ دلھن سے اذن لیکر دولھا کی طرف متوجہ ہو کر کہے کہ مین نے اپنی موکلہ فلانے کی بیٹی مسماۃ

فلانی سے اتنے روپیہ مہر کے عوض تمہارے ساتھ نکاح کر دیا۔ تب دولھا وکیل کی طرف متوجہ ہو کر کہے کہ مین نے اُس کو قبول کیا تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔

نابالغ دولھا اور دُلھن کے ایجاب وقبول کا بیان

اگر دولھا اور دُلھن دونون نابالغ ہون تو اُن نابالغہ دُلھن کا ولی مجلس نکاح مین یا کہ دو گواہ کے سامنے اُس نابالغ دولھا کے ولی کی طرف متوجہ ہو کر اسطرح سے ایجاب کرے کہ مین نے اپنی لڑکی یا پوتی یا بھتیجی مسماۃ زبیدہ بنت مسمی فلان کو پچیس روپیہ مہر کے عوض مین تمہارے لڑکے یا پوتے یا بھتیجے مسمے کرامت اللہ کے ساتھ نکاح کر دیا۔ تب نابالغ دولھا کا ولی کہے کہ مین نے ولایۃً قبول کیا تو نکاح درست ہو جاویگا۔

بلاواسطۂ ولی یا وکیل کے دولھا دُلھن کے ایجاب وقبول کا قاعدہ

اگر دولھا اور دُلھن دونون بالغ ہو دین تو دولھا مجلس نکاح مین یا دو گواہ کے سامنے دُلھن کی طرف مخاطب ہو کر اسطرح ایجاب کرے کہ مین نے تمہارے ساتھ بعوض پچاس روپیہ مہر کے نکاح کیا۔ تب دُلھن کہے کہ مین نے قبول کیا۔ تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔ مسئلہ اگر دُلھن دو گواہ کے سامنے دولھا سے کہے کہ مین نے اپنے نفس کو اتنے روپیہ مہر کے عوض مین تمہارے نکاح میں دیا۔ تب اگر دولھا کہے کہ مین نے قبول کیا تو نکاح صحیح و درست ہو جاویگا۔

دولھا بالغ اور دُلھن نابالغہ کے ایجاب وقبول کا قاعدہ

نابالغہ دُلھن کا ولی مجلس عقد مین یا دو گواہ کے سامنے دولھا کی طرف مخاطب ہو کر اسطرح ایجاب کرے کہ مین نے اپنی لڑکی یا بھتیجی یا بھانجی مسماۃ فلانی کو اتنے روپیہ مہر کے عوض مین تمہارے ساتھ نکاح کر دیا اور دولھا کہے کہ مین نے قبول کیا تو نکاح صحیح ہو جاوے گا۔

نابالغ دولھا اور بالغہ دُلھن کے ایجاب وقبول کا قاعدہ!

اگر بالغہ دُلھن کیطرف سے کوئی وکیل ہو تو وہ وکیل مجلس عقد مین یا دو گواہ کے سامنے اس نابالغ دولھا کے ولی کیطرف متوجہ ہو کر اس طرح ایجاب کرے کہ مین نے اپنی موکلہ مسماۃ

فلانی بنت مسمّٰی فلان کو بعوض اتنے روپیہ مہر کے تمہاری موکل یا تمہارے لڑکے یا تمہارے پوتے مسمّٰی فلان بن فلان کے ساتھ نکاح کر دیا۔ تب اُس نابالغ دولھا کا ولی کہے کہ مین نے ولایۃً قبول کیا۔ تو نکاح صحیح ہو جاویگا۔ اور اگر بالغہ دُلھن دوسرے کسی کو وکیل نہ بنادی بلکہ خود ایجاب کرے۔ تب وہ بالغہ دُلھن گواہونکے سامنے اُس نابالغ دولھا کے ولی کی طرف متوجہ ہوکر اسطرح ایجاب کرے کہ مین نے اپنی ذات کو یا اپنے نفس کو اتنے روپیہ مہر کے عوض مین تمہارے لڑکے مسمّٰی فلان بن فلان کے نکاح مین دیا تب اُس نابالغ دولھا کا ولی کہے کہ مین نے ولایۃً قبول کیا تو نکاح صحیح ہو جاوے گا۔

اگر دولھا اور دُلھن بالغین کی طرف سے دو شخص وکیل ہون یا دولھا اور دُلھن نابالغین کے ولی کی طرف سے دو وکیل ہون تو اُن دونون وکیلون کے ایجاب و قبول کرنے کا قاعدہ

دُلھن کی طرف کا وکیل مجلس نکاح مین یا دو گواہون کے سامنے دولھا کے وکیل کی طرف متوجہ ہوکر اسطرح ایجاب کرے کہ مین نے اپنی موکلہ فلانی کی لڑکی مسماۃ فلانی کو تمہارے موکل مسمّٰی فلان بن فلان کے ساتھ اتنے روپیہ مہر کے عوض مین نکاح کر دیا۔ تب دولھا کی طرف کا وکیل کہے کہ مین نے وکالۃً قبول کیا تو نکاح صحیح ہو جاوے گا۔

اگر دولھا اور دُلھن دونون کی طرف سے ایک ہی شخص وکیل مقرر کیا گیا ہو تو اسکے ایجاب و قبول کا قاعدہ

صورت اسکی یہ ہے مثلاً بالغ دولھا نے اپنے نکاح کیواسطے ایک شخص کو وکیل مقرر کیا ہی پھر بالغہ دُلھن نے بھی اپنے نکاح کیواسطے اُسی شخص کو وکیل مقرر کیا۔ یا کہ نابالغ دولھا کے ولی نے اپنے لڑکی کے نکاح کے واسطے جسکو وکیل مقرر کیا ہی۔ نابالغہ دُلھن کے ولی نے بھی اپنی نابالغہ لڑکی کے نکاح کے واسطے اُسی شخص کو وکیل مقرر کیا ہی تو اس صورت مین وہ شخص جو دونون کی طرف سے وکیل مقرر ہے وہ مجلس عقد مین یا دو گواہون کے سامنے

اسطرح کہے کہ مین نے اپنی موکلہ فلانی بنت فلان کو سو روپیہ مہر کے عوض مین اپنے موکل فلان بن فلان کے ساتھ نکاح کر دیا تو وہ نکاح درست ہو جائیگا اور پھر اُس وکیل کو دُلہن کی طرف سے (قبول کیا) یہ کہنے کی حاجت نہیں ہے۔

ایک ہی شخص ولی کے ذریعہ سے عاقدین کے ایجاب و قبول کا قاعدہ

اگر کوئی شخص اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح اپنے نابالغ بھتیجے سے یا نابالغہ بھتیجی کا نکاح اپنے نابالغ لڑکے سے کرنا چاہتا ہے تو وہ شخص جو عاقدین کا ولی ہے بر سر مجلس نکاح یا دو گواہونکے سامنے اسطرح کہے کہ مین نے اپنی بھتیجی کا نکاح اپنے لڑکے سے یا اپنی لڑکی کا نکاح اپنے بھتیجے سے بعوض مہر اتنے روپیہ کے کر دیا تو وہ نکاح صحیح ہو جاوے گا۔

ایک ہی شخص دولھا بھی ہو اور ولی بھی ہو اُسکے ایجاب و قبول کا قاعدہ

اگر کوئی اپنی چچازاد بہن سے (کہ جسکا سوائے اُس چچازاد بھائی کے اور کوئی ولی نہیں ہے) نکاح کرتا ہے تو وہ شخص مجلس عقد مین یا دو گواہون کے سامنے اس طرح کہے کہ مین اپنی چچازاد بہن مسماۃ فلان بنت فلان کو بعوض اتنے روپیہ مہر کے اپنے نکاح مین لایا۔ تو وہ نکاح درست ہو جائیگا پھر اُسکو دوبارہ "قبول کیا" کہنے کی حاجت نہیں۔

وکیل اور دولھا ایک ہی شخص ہو تو اُسکے ایجاب و قبول کا قاعدہ

اگر کسی عورت نے کسی مرد کو یہ کہکر وکیل بالنکاح کیا تھا کہ مجھکو تم اپنے نکاح مین لاؤ یعنی تم خود مجھسے نکاح کرو۔ اسمین اگر وہ وکیل نکاح کرنا چاہے تو وہ مجلس عقد مین دو گواہونکے سامنے یون کہے کہ مین نے اپنی مؤکلہ مسماۃ فلانی بنت فلان کو بعوض مہر اتنے روپیہ کے اپنے عقد مین لیا تو وہ نکاح صحیح ہو جاویگا اور پھر ثانیاً "قبول کیا" کہنے کی کچھ حاجت نہیں۔

اگر کوئی شخص عاقدین مین سے ایک کا ولی اور دوسرے کا وکیل بالنکاح ہو تو اُسکے ایجاب و قبول کا قاعدہ

صورت اُسکی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی نابالغ لڑکے کے نکاح کیواسطے کسی شخص کو وکیل بالنکاح

مقرر کرے پس وہ وکیل اپنی چچازاد بہن کے ساتھ یا اپنی لڑکی کے ساتھ کہ جسکا ولی وہ وکیل خود ہی اُس نابالغ کا ہے کہ جسکی طرف سے وہ وکیل بالنکاح ہے نکاح کر دینا چاہتا ہی تو اس صورت مین وہ ایک ہی شخص دولھا کی طرف سے وکیل اور دلھن کی طرف سے ولی ہوگا۔ وہ مجلس عقد مین دو گواہون کے سامنے اسطرح کہے کہ مین نے اپنی چچازاد بہن یا اپنی لڑکی کو کہ جسکا ولی مین ہون بعوض اتنے روپیہ مہر کے اپنے موکل مسمے فلان بن فلان کے ساتھ نکاح کر دیا۔ تو وہ نکاح صحیح ہو جاویگا۔ بعد انجام شادی کے دولھا کو اس دعا سے مبارکباد دیوے بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ دعائے دیگر اَللّٰهُمَّ اٰدِمْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَدَمْتَ بَيْنَ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ اَللّٰهُمَّ اَدِبْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَدَبْتَ بَيْنَ عَائِشَةَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاخْرُجْ مِنْهُمَا الطِّيْبَ بعدہٗ حاضرین مجلس درود شریف پڑھین۔ بعد ازان اگر کابین نامہ لکھنے کی حاجت ہو تو بحسب عبارت مرقومۃ الذیل کابین نامہ لکھدیوین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ **سوال** اکثر جگہ یہ مروج ہی کہ قبل ایجاب وقبول کے دولھا اور دُلھن کی طرف کے وکیل کو اور دولھا کو کلمہ شہادت وغیرہ پڑھاتے ہین اور تین دفعہ ایجاب وقبول کراتے ہیں پس قبل ایجاب وقبول کے کلمہ پڑھنا شرعاً درست ہے یا نہیں **جواب** قبل ایجاب وقبول کے البتہ خطبہ پڑھنا سنت ہے مگر کلمہ وغیرہ کا پڑھنا کسی کتاب سے ثابت نہیں ہی ہان اگر اُنکے عقیدے مین کسی طرح کا خلل ہو تو البتہ کلمہ پڑھانا ضرور ہے اور ایجاب وقبول کے بار کہنے سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔ تین بار اگر ایجاب وقبول نہ کری تو کچھ نقصان نہیں ہی **سوال** اس ملک مین بہت جگہ یہ بات مروج ہی کہ دُلھن خواہ بالغہ ہو یا نابالغہ بہر حال اُسکی طرف سے ایک وکیل مقرر کرکے اُس دُلھن سے اذن لاکر دولھا خواہ بالغ ہو یا نابالغ بہر کیف اُس سے ایجاب وقبول کرواتے ہین۔ یہ امر بحسب شرع کے جائز ہے یا نہیں **جواب** اگر دولھا اور دُلھن دونون

بالغ ہووین تب ایسا کرنا درست ہی اور اگر دونون نابالغ ہووین یا ایک نابالغ ہو اور دوسرا بالغ ہو تب اُس نابالغ کے ولی کے سوائے دوسری کسی سے ایجاب وقبول کروانا درست نہین ہی اور جن لوگونکا اس طرح سے نکاح ہوا ہے اُنکو مناسب ہے کہ اپنے نکاح کو دُہرالیوین **سوال** اکثر جگہ یہ رسم ہے کہ غیر کسی کو وکیل نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ خاص دُلھن کے بھائی کو (خواہ وہ بھائی بالغ ہو یا نابالغ) اُسکو ولی کی طرف سے وکیل ٹھہراکر اُس وکیل سے دُلھن کا اذن لاکر اُس سے اور دولھا سے ایجاب وقبول کرواتے ہیں۔ یہ امر شرعاً درست ہی یا نہیں **جواب** وہ وکیل خواہ دُلھن کا بھائی ہو یا کوئی غیر ہو اگر وہ بالغ ہی تو وہ ایجاب وقبول درست ہی اور اگر نابالغ ہی تو نابالغ کی وکالت سے نکاح درست نہ ہوگا **سوال** اکثر جگہ یہ دستور ہے کہ قبل نکاح کے دُلھن کا ولی اپنی لڑکی کے مہر کی بابت یا باورچی خانے کے خرچے کی بابت یا حسب ونسب مین اپنے کو بڑا جان کر دولھا کے ولی سے کچھ روپیہ لیتا ہے یا کہ دُلھن کا ولی حسب ونسب مین اپنے کو بڑا جان کر دولھا کے ولی سے کچھ روپیہ لیتا ہے۔ پس اسطرح سے روپیہ لینا اور دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں اور اس روپیہ سے ضیافت کرنا اور اُس ضیافت کا کھانا شرعاً درست ہوگا یا نہیں **جواب** لڑکی کے مہر کی بابت ہو یا باورچی خانے کے خرچے کی بابت ہو یا حسب ونسب مین اپنے کو بڑا جان کر ہو بہر حال قبل عقد کے دولھا سے یا دُلھن سے روپیہ لینا اور دینا اور اُس روپیہ سے ضیافت کرنا اور اُس ضیافت کا کھانا شرعاً ممنوع ہے کیونکہ قبل عقد کے دولھا اور دُلھن سے روپیہ لینا یہ رشوت ہوگا [illegible] رشوت شرع مین حرام ہے پس حرام روپیہ سے ضیافت کرنا اور اُس ضیافت کا کھانا کیونکر شرع مین درست ہوگا **سوال** اکثر جگہ یہ رسم جاری ہے کہ قبل نکاح کے دُلھن کا ولی اپنی لڑکی کے مہر کا روپیہ دولھا کے ولی سے لیکر خرچ کرتا ہے پس اسطرح قبل نکاح کے مہر لے کر خرچ کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں **جواب** اگر لڑکی نابالغہ ہو تو اُس لڑکی کا ولی اُس کے شوہر سے مہر کا

روپیہ لیکر تابلوغ لڑکی کے وہ مہر کا روپیہ اپنے پاس امانت رکھ سکتا ہی اور لڑکی کا ولی خود اُس روپیہ کو خرچ نہیں کر سکتا ہی۔ اور اگر وہ لڑکی بالغہ ہو تو بغیر اذن لڑکی کے اُسکے مہر کا روپیہ لینا اور خرچ کرنا درست نہیں ہی سوال بہت لوگ شادی مین ڈھول باجا گیت وغیرہ امور ناجائزہ کرتے ہین اور نکاح کے دو ایک روز کے بعد طعام ولیمہ کرکے اپنے دوست واحباب وہمسایہ کو کھلاتے ہین۔ اُس طعام ولیمہ کی ضیافت کھانا درست ہے یا نہیں جواب یہ ضیافت کھانا مکروہ ہے۔ کیونکہ جو شخص کہ ڈھول۔ گیت۔ باجا۔ اور امور خلاف شرع کرتا ہے اُسکو فاسق مُعلِن کہتے ہین اور فاسق مُعلِن کی ضیافت قبول کرنا مکروہ ہے سوال اکثر مقامون مین ایسا دیکھا گیا ہی کہ شادی کے روز جس گھر مین دولہا کو بیٹھنے کی جگہ دیتے ہین اُس گھر کی دیوار دکھنے وغیرہ مین خوبی اور زینت کے واسطے کپڑا لپیٹ دیتے ہین اور دولھا کی نشستگاہ پر چندوا لٹکا دیتے ہین۔ شرعًا یہ امر درست ہی یا نہیں جواب خوبی کے واسطے ان سب امور کو رسوم دین سے جاننا بدعت بلکہ حرام ہے سوال شادی کے روز دولھا کو جو پالکی یا گھوڑی یا سواری پر چڑھا کر لیجاتے ہین اُسکا کیا حکم ہے اور اگر دولھا پیدل شادی کرنیکو جاوے تو اسمین کیا حرج ہی جواب شادی کے روز گھوڑی یا پالکی یا سواری پر چڑھ کے جانیکی کوئی دلیل کسی کتاب سے ثابت نہیں ہی بلکہ کراہیت پر دلیل ہے لیکن اگر پیدل جاتے ہین کچھ عذر ہو مثلاً دُلھن کا مکان بہت دُور ہے یا کہ دولھا بہت کمزور و بیمار ہے۔ یا کہ راستے مین بہت کیچڑ ہی یا کہ پیدل جانے سے کپڑا خراب ہونیکا احتمال ہی۔ یا کہ دولھا ہمیشہ سواری پر جانیوالا ہی اور دولھا کی سواری پر جانے سے کسی طرح کی بے ادبی نہین ہوتی ہی مثلاً دولھا پالکی پر اور دولھا کا پیر واُستاد وبزرگ پیدل۔ تو ایسے موقع مین دولھا کو سواری پر جانا مُباح ہی۔ کیونکہ اصل شے کی اباحت ہی جب تک اُسکے خلاف پر کوئی دلیل نہ ہو

عدل کے بیان مین

بیبیون کے درمیان برابر طور سے پیش آنے کو عدل کہتے ہیں جس شخص کی دو یا تین یا چار بیبیان ہون اُسکو سب بیبیون کے درمیان عدل کرنا واجب ہے، عدل سے یہاں یہ معنی مراد ہیں کہ سب بیبیون کے ساتھ برابر سلوک کرنا اور سب کو برابر خورد و پوش و ما یحتاج معیشت بحسب اپنی استطاعت کے دینا اور سب کے ساتھ برابر شب باشی کرنا چاہیئے۔ اگرچہ مرد بیمار یا نامرد یا ذکر بریدہ ہو تب بھی عدل شرط ہی مسئلہ باکرہ و ثیبہ و جوان و بڈھیا و نئی و پرانی و مسلمہ و کتابیہ سب بیبیون کے درمیان برابر عدل کرنا چاہیئے کیونکہ خلاف عدل کے پیش آنے والے سے خدا ناخوش ہوتا ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جسکے گھر میں دو بیبیان ہون اگر وہ شخص عدل نہ کرے اور ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اُسکا سر ایک طرف جھکا ہوا ہوگا۔

رضاعت کے بیان مین

جو لڑکا یا لڑکی ڈھائی برس کے سن مین یا اُس سے کم سن مین کسی عورت کی پستان سے دودھ پیوی تو رضاعت ثابت ہوگی مسئلہ ڈھائی برس کے اندر اگر کوئی لڑکا یا لڑکی کسی عورت کی پستان سے ایک دفعہ چوس کے دودھ پیے تو رضاعت ثابت ہوگی یعنے لڑکے نے جس عورت کا دودھ پیا ہے وہ عورت اُس لڑکے کی رضاعی مان یعنے دودھ پلانے کی وجہ سے مان ہوگی اور اُس عورت کا شوہر اُس دودھ پینے والے کا رضاعی باپ یعنی دودھ کی وجہ سے باپ ہوگا۔ مگر بعد ڈھائی برس کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہوگی۔ ہکذا فی الہدایۃ مسئلہ رضاعت کا حکم یہ ہے جیسے اپنے خاندان میں جن عورتون سے نکاح کرنا حرام ہے مثلاً نانی دادی، پھوپھی، بہن وغیرہن ایسا ہی دودھ مان اور دودھ باپ کے خاندان کی اُن عورتون سے نکاح کرنا حرام ہے مسئلہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی جن دونون کے درمیان کسی طرح کی قرابت و رشتہ نہیں ہی اگر یہ دونون ڈھائی برس کی عمر مین یا اس سے کم عمر میں کسی عورت کا

دودھ پیوین تو بھائی اور بہن کے درمیان جیسا نکاح حرام ہی ویسا ہی اُن دونونکی درمیان حرمتِ نکاح ثابت ہوگی۔ کیونکہ یہ دونون آپسمین دودھ بھائی اور دودھ بہن ہوئے اور دودھ بھائی اور دودھ بہن کے درمیان نکاح حرام ہی مسئلہ بعد ڈھائی برس کے لڑکا اور لڑکی کو دودھ پلانا درست نہیں ہی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کا دودھ چوس کر پیوے تو وہ عورت اگرچہ مرد پر حرام نہ ہوگی لیکن بلا ضرورت کے دودھ پینا حرام ہے۔ ہکذا فی الدر المختار

طلاق کا بیان!

جو الفاظ کہ طلاق کے واسطے موضوع ہین اُن الفاظ کو کہکر اپنی بی بی سے نکاح کی قید کو اُٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اکثر علما کی یہ راے ہی کہ عند الضرورۃ طلاق دینا مُباح ہی بلکہ جو عورت کہ اپنے شوہر کی مطیع نہو اور پنجگانہ نماز نہیں پڑھتی ہی اُس موقع پر طلاق دینا مستحب ہے اور طلاق تین قسم پر ہے تفصیل ہر ایک کی یہ ہے کہ پہلی طلاق رجعی۔ دوسری طلاق بائن۔ تیسری طلاق مغلظہ۔ طلاق رجعی کا حکم یہ ہے کہ ایک طلاق یا دو طلاق دے کر اُس طلاق کی عدت کے درمیان بغیر نکاح کے پھر بی بی سے رجوع کر سکتا ہے اور طلاق بائن یہ ہے کہ ایک طلاق یا دو طلاق دیکر بی بی سے الگ ہو جاتا ہے۔ پھیر جب چاہے اُس بی بی سے نکاح کر سکتا ہی۔ اگرچہ عدت اُسکی گذر جاوی لیکن بعد تین طلاق کے نکاح نہیں کر سکتا ہے اور طلاق مغلظہ یہ ہی کہ تین طلاق ایکبارگی دینا یا جدا جدا کر کے اور بعد تین طلاق دینے کے نہ اُس بی بی سے رجعت کر سکتا ہی اور نہ اُس سے نکاح کر سکتا ہے مگر تحلیل کی بعد پھر اُس سے نکاح کر سکتا ہی۔ اور تحلیل کی معنی آگے بیان کیے جاوین گے

طلاق رجعی کا خلاصہ

اگر کوئی اپنی بی بی کو کہے کہ تو طالق ہی۔ یا یون کہے کہ تجھکو طلاق دیا تو اس صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگا۔ اور طلاق رجعی کا حکم یہ ہے کہ بعد دینے طلاق رجعی کے اگر پھر اُس عورت کو گھر مین رکھنا چاہے تو اُس مطلّقہ عورت کو اُس طلاق کی عدت مین

بغیر نکاح کے رکھ سکتا ہے لیکن بعد گذر جانے عدّت کے پھر نہیں رکھ سکتا ہے۔

طلاق بائن کا خلاصہ!

اگر کوئی شخص طلاق دینے کی نیت سے اپنی بی بی کو کہی کہ مین نے تجھ کو طلاق بائن دیا تو مجھ پر حرام ہی تو ایسے لفظ کے استعمال سی طلاق بائن واقع ہوگا اور طلاق بائن کا حکم یہ ہی کہ طلاق بائن دینے کے بعد اگر اُس بی بی کو پھر رکھنا چاہتا ہے تو بغیر نکاح کے نہیں رکھ سکتا ہی۔ مگر جب چاہی نکاح کر سکتا ہے۔ یعنی اُس طلاق بائن کی عدّت میں نکاح کر سکتا ہی اور بعد گذرنے عدّت کے بھی نکاح کر سکتا ہے۔

طلاق مغلظہ کا خلاصہ!

اگر کوئی شخص اپنی جورو سی کہے کہ مین نے تجھکو تین طلاق دیئے تو اسمین طلاق مغلظ یعنی تین طلاق واقع ہونگے اور حکم اسکا یہ ہی کہ اگر کوئی اپنی زوجہ کو تین طلاق دینی کی بعد پھر اُسکو رکھنا چاہی تو صورت اُسکی یہ ہی کہ اُس طلاق مغلظہ کی عدّت تین حیض گذر جانے کے بعد اُس بی بی کا نکاح دوسرے کسی غیر مرد سی کر دینا چاہیے۔ اب یہ زوج ثانی بعد وطی کے اُسکو طلاق دیوی اور اُس زوج ثانی کی طلاق کی عدت تین حیض جب گذر جاویں تب زوج اول یعنی پہلا شوہر اُس بی بی کو نکاح کر کے پھر رکھ سکتا ہی یہی تحلیل کے معنی ہیں

فائدہ طلاق تین طرح پر دیا جاتا ہی پہلا طلاق احسن۔ دوسرا طلاق حسن تیسرا طلاق بدعی۔ پہلا طلاق احسن یہ ہے کہ جس طُہر میں زوجہ سی وطی نہیں کی ہے۔ اُس طُہر مین زوجہ کو فقط ایک طلاق دیا جاوے اور اس طلاق کی عدت [illegible] گذر جاوی اور بعد حیض کے جتنے روز عورت پاک رہتی ہی۔ اُس مُدّت کو طُہر کہتے ہیں دوسرا طلاق حسن کہ اسکو سُنّی بھی کہتے ہیں۔ پس زوجہ اگر غیر مدخولہ ہو (یعنے اُس بی بی سے ابتک وطی نہیں کی ہی) تو اُسکا طلاق سُنّی یعنے طلاق حسن یہ ہی کہ ایک طلاق دی خواہ وہ حالت طُہر مین ہو یا حالتِ حیض مین اور اگر عورت موطوءہ ہو اور اُس عورت کو

حیض آتا ہو تو اُسکا طلاق حسن یہ ہی کہ تین طہر مین تین طلاق دیئے جاوین جس طہر مین اُس سے وطی نہ کی ہو یہ اُس عورت کے حق مین ہی کہ جسکو حیض آتا ہو۔ اور اگر اُس عورت مدخولہ کو حیض نہ آتا ہو جیسا کہ آئسہ و صغیرہ تو اُسکا طلاق حسن یہ ہے کہ تین مہینے مین تین طلاق دیے جاوین۔ تیسرا طلاق بدعی وہ ہی کہ ایک طہر مین تین ۳ طلاق ایک ساتھ دیے جاوین مثلاً یون کہے کہ مین نے تجکو تین طلاق دیے یا تین ۳ بار کہے کہ تجکو طلاق دیا۔ تجکو طلاق دیا۔ تجکو طلاق دیا۔ اسطرح طلاق دینے والا گنہگار ہے **مسئلہ** طلاق کا مالک شوہر ہے بشرطیکہ شوہر عاقل بالغ ہو۔ کیونکہ نابالغ اور دیوانے کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہی اور ایسا ہی اگر کوئی نیند کی حالت مین اپنی بی بی کو طلاق دے تو وہ بھی نہیں واقع ہوتی ہی **مسئلہ** اگر کوئی زور و ظلم سے کسی کہی کو تو اپنی بی بی کو طلاق دے۔ تب اگر وہ بیچارہ بحالت مجبوری اپنی بی بی کو طلاق دی تو وہ طلاق واقع ہوگی **مسئلہ** اگر کوئی کسی کو مار پیٹ کر کہے کہ تو اپنی بی بی کو طلاق لکھدی۔ پس اُسنے اگر مجبور ہو کر طلاق نامہ لکھدیا (کہ فلان کی لڑکی فلانی کو طلاق دیا) تو اس صورت مین طلاق واقع نہیں ہوگی۔ کیونکہ اُسکی زوجہ وہان پر حاضر ہے۔ اور بتقدیر حاضر ہنے کے منہ سے کہنا چاہیئے اور اسنے منہ سے نہیں کہا اور لکھدیا ہے اسواسطے طلاق واقع نہ ہوگی **مسئلہ** اگر کوئی بغیر نیت کے اپنی بی بی موطوہ کو کہے کہ مین نے تمکو مطابق سنت کے تین طلاق دیے تو اس صورت مین تین طہر مین تین طلاق واقع ہونگے۔ اور اگر یہ نیت کرے کہ فی الحال تینون طلاق واقع ہون تو وہ نیت کرنا صحیح ہے اور تینون طلاق فی الحال واقع ہونگے **مسئلہ** اگر کوئی نشہ پی کر حالت مستی مین اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تو وہ طلاق واقع ہوگی **مسئلہ** گونگا اگر اپنی جورو کو کسی خاص اشارے سے طلاق دے تو طلاق واقع ہوگی **مسئلہ** ایسا ہی گانجا پی کر مست ہو کے اگر بی بی کو طلاق دے تو وہ طلاق واقع ہوگی **مسئلہ** بھنگ یا گھوڑی کا دودھ پی کے مست ہو کر طلاق دے تو وہ طلاق نہیں واقع ہوگی **فائدہ**

جو عورت کہ لونڈی نہ ہو اُسکو عربی مین حُرّہ کہتے ہین۔ اور حُرّہ کا شوہر خواہ آزاد ہو یا غلام بہرحال حرہ کو تین طلاق تک دے سکتا ہی اور جو عورت کہ لونڈی ہے اُسکی دو طلاق حاصل اسمین اُس لونڈی کا شوہر خواہ آزاد ہو یا غلام۔ ہکذا فی قاضی خان و درالمختار

طلاق صریح کا بیان

اگر کوئی اپنی زوجہ کو کہے کہ تو مطلقہ ہی کہ کہے اَنتِ طَالِقٌ یا کہ کہے کہ مینے تجکو طلاق دیا تو ان صورتون مین ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ اسمین مرد نے طلاق بائن کی نیت کی ہو کچھ نیت نہ کری بہرحال ایک طلاق رجعی واقع ہوگی مسئلہ اگر کوئی اپنی بی بی کو کہے کہ اَنتِ طَالِقٌ یا کہی تیرے سر کو طلاق ہے یا تیری گردن کو طلاق ہے یا تیری روح کو یا تیری بدن کو یا تیرے مُنھ کو یا تیرے اندام نہانی کو یا تیری نصف بدن کو یا ثلث کو تو اس صورت مین ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر کہے کہ تیری ہاتھ یا پانُون یا پیٹ یا پیٹھ کو طلاق ہے تو اس صورت مین طلاق واقع نہ ہوگی مسئلہ اگر کوئی اپنی زوجہ کو کہی کہ تجھکو طلاق بائن دیا یا یون کہی کہ تجکو بدتر طلاق دیا یا خبیث تر طلاق دیا۔ یا شیطان کا طلاق دیا۔ یا طلاق بدعت دیا۔ یا مثل پہاڑ کے طلاق دیا۔ یا کہے کہ لانبا چوڑا طلاق دیا۔ پس ان سب صورتون مین اگر زوج نیت تین طلاق کی کری تو تین طلاق واقع ہونگی ورنہ ایک طلاق بائن مسئلہ اگر غیر موطوءہ کو ایک لفظ سی تین طلاق دی مثلاً یون کہی کہ تجکو تین طلاق دیے تو تینون واقع ہونگی اور اگر جُدا جُدا کرکے تین طلاق دی۔ مثلاً یون کہی کہ تجکو ایک طلاق دیا دو طلاق دیا تین طلاق دیا۔ تو اس صورت مین پہلی طلاق واقع ہوگی اور دوسری تیسری طلاق نہین واقع ہوگی۔ ہکذا فی شرح وقایہ مسئلہ اگر موطوءہ کو کہے کہ تجکو ایک طلاق تجکو ایک طلاق۔ تجھکو ایک طلاق۔ تو اس صورت مین تینون طلاق واقع ہونگی۔

طلاق کنایہ کا بیان

کنایہ کے لغوی معنی اشارہ کے ہین۔ اور طلاق کنایہ سی یہ معنی مراد ہین کہ شرع مین چند الفاظ

ایسے مقرر ہین کہ جنمین معنی طلاق کے صراحۃً مفہوم نہین ہوتے بلکہ ضمناً و کنایۃً معنی طلاق کے مفہوم ہوتے ہین۔ اور طلاق بالکنایۃ کی تین حالتین ہین تفصیل ہر ایک کی یہ ہی کہ پہلی حالت جب کہ زوجین یعنے میان بی بی کے درمیان کسی طرح کا نزاع و فساد و جھگڑا نہ ہو بلکہ حالت رضا اور خوشی میں ہون۔ اس حالت مین اگر اپنی بی بی کو لفظ طلاق بالکنایۃ کہے تو طلاق نہیں واقع ہوگی۔ اور اگر بہ نیت طلاق کے کہے تو طلاق واقع ہوگی دوسری حالت یہ کہ مذاکرہ طلاق مین ہو یعنے جس جگہ طلاق کی بات چیت ہو رہی ہی خواہ بی بی کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے یا دوسرے کسی کے ساتھ اس موقع پر اگر طلاق بالکنایۃ سے طلاق دی تو بغیر نیت کے طلاق واقع ہوگی۔ تیسری حالت یہ ہی کہ اگر اپنی زوجہ پر غصہ ہو کر الفاظ کنایہ استعمال کری تو اس حالت میں اگر طلاق کی نیت نہ کری تو بھی طلاق واقع ہوگی۔ الفاظ طلاق کنایہ کے دو طرح پر ہین پہلے یہ ہے کہ مراد اپنی بی بی کو کہی کہ تو عدّت میں بیٹھ یا کہے کہ تو اپنا رحم پاک کر۔ یا کہے کہ تو اکیلی ہو جا۔ ان تین الفاظ کے استعمال سی ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ اور اس صورت مین بغیر نکاح کے پھر وطی کرنے سی رجعت ثابت ہوگی۔ دوسرے طلاق کنایہ کے یہ الفاظ ہین کہ تو بائن ہی یا تو حرام ہی۔ یا کہ تو مروّت سے بریدہ ہے۔ یا کہ کہے کہ تو نکاح سی خالی ہے۔ یا کہ تو ہمسے پاک ہے۔ یا کہ کہے کہ تیری رسّی تیری گردن پر ہے۔ یا کہ یون کہے کہ تو اپنے باپ بھائی سے جا کر مل۔ یا کہ کہے کہ مین نے تجھے چھوڑ دیا۔ یا کہ مین نے تجھکو جدا کیا۔ یا کہ مین نے تجھکو آزاد کیا۔ یا کہ کہے تو نکل جا۔ یا کہ تیری جہان خوشی ہو وہان چلی جا۔ یا کہ تو دور ہو جا یا کہ تجھے رخصت کیا۔ یا کہ تیرا کام تیری ہاتھ مین ہے۔ یا کہ تو اپنی چادر پہن لے یا کہ تو چھپ کر رہ۔ یا کہ تو کھڑی ہو جا۔ یا کہ تجھے تیرے باپ بھائی کو بخش دیا۔ یا کہ تو دوسرا شوہر تلاش کر۔ پس ان الفاظ کو اگر ایک طلاق کی نیت سے کہا تو ایک طلاق باین واقع ہو گی اور اگر دو طلاق کی نیت سی کہا تو بھی ایک طلاق باین واقع ہوگی۔ اور اگر

تین طلاق کی نیت سے کہا ہو تو تین طلاق واقع ہونگی، ہکذا فی الہدایۃ۔ اور بعض کتابون مین لکھا ہے کہ الفاظ طلاق کنایہ کے تین طرح پر ہین، پہلا یہ ہے کہ عورت طلاق مانگنے آئی ہے مثلاً عورت نے آکر اپنے شوہر سے کہا کہ مجھے طلاق دے، شوہر نے کہا کہ تو نکل یا کہا کہ تو جا یا کہ یون کہا کہ تو کھڑی ہو۔ پس ان الفاظ کے ضمن مین طلاق کے معنی اشارۃً مفہوم ہوتے ہین۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اُسکے شوہر کو طلاق دینا منظور نہیں ہے اسلیئے اُسنے کہا کہ جا دور ہو۔ دوسرے یہ ہے کہ جس سے گالی دینا یا بُرا کہنا سمجھا جاوے مثلاً تو نکاح سے پاک ہے تو مروّت سے بریدہ ہے، تو بھلائی سے جُدا ہے۔ تیسرے وہ الفاظ ہین کہ جن مین بات کا رد یا گالی دینا مفہوم نہ ہو، مثلاً یون کہے کہ تو عدّت میں بیٹھ، یا اپنے رحم کو پاک کر، یا تو اکیلی ہو یا تو آزاد ہو، یا تو خصم تلاش کر یا تیری رسّی تیری گردن پر ہے یا تجھکو رخصت کیا، یا تجھے چھوڑ دیا۔ پس ان الفاظ کو اگر خوشی و رضا کے وقت کہے یعنے جسوقت میان بی بی کے درمیان کسی طرح کی نزاع و فساد و جھگڑا و قضیہ و غصّہ و نا اتفاقی نہ ہو، تو ان تین قسم کے الفاظ سے کسی مین طلاق واقع نہ ہوگی، اور اگر حالت غصّے مین یہ الفاظ کہے ہون تو پہلے اور دوسرے قسم کے الفاظ مین طلاق واقع ہوگی، اور بغیر نیت طلاق کے اگر کہے تو طلاق نہیں واقع ہوگی، مگر تیسرے قسم کے الفاظ کو حالت غضب مین بغیر نیت طلاق کے کہنے سے طلاق واقع ہوگی، اور مذاکرۂ طلاق مین یعنی جہان پر طلاق کی بات چیت ہو رہی ہے اُسوقت اگر بہ نیت طلاق کے پہلی قسم کے الفاظ کو کہے تو طلاق واقع ہوگی اور طلاق کی نیت نکرنے سے طلاق نہیں واقع ہوگی مگر مذاکرۂ طلاق مین دوسرے اور تیسرے قسم کے الفاظ مین بغیر نیت کے طلاق واقع ہوگی

تفویض الطلاق یعنی عورت کو طلاق کا اختیار سپرد کرنیکا بیان

اگر کوئی مرد اپنی بی بی کو کہے کہ طلاق دینے کا اختیار تجکو سپرد کیا تو اپنے کو آپ طلاق دے تو اس صورت مین بی بی اپنے کو اُسی مجلس مین طلاق دے سکتی ہے مثلاً یون کہے کہ مین نے اپنے کو طلاق دیا تو اسمین ایک طلاق بائن واقع ہوگی، اور تبدیل مجلس کے بعد بی بی کو طلاق کا

اختیار باقی نہ رہیگا۔ فائدہ تبدیل مجلس سے یہ معنے مراد ہین کہ وہ عورت جو کام کرتی تھی یا جس حالت مین تھی اُس سے دوسری حالت میں مشغول ہو جائیسے تبدیل مجلس ہوتی ہے مثلاً وہ بی بی ایک کام کر رہی تھی اُس کام کو چھوڑکر دوسرا کام کرنے لگی یا وہ بیٹھی تھی کھڑی ہوگئی یا وہ کھڑی تھی بیٹھ گئی یا گواہی کے واسطے کسی کو بلانے گئی یا کہ صلاح کے واسطے اپنے باپ کے پاس گئی، تو ان سب صورتونمیں تبدیل مجلس ہوگی۔ پس جب اُس کا شوہر اُسکو طلاق دینے کا اختیار دیوے تو وہ اختیار طلاق دینے کا اُسی مجلس تک باقی رہیگا اور بعد تبدیل مجلس کے وہ اختیار باطل ہو جائے گا۔ **مسئلہ** اگر کوئی اپنی بی بی کو کہے کہ تیری طبیعت جب چاہے تب تو اپنے کو طلاق دے، تو اس صورت مین بعد تبدیل مجلس کے بھی وہ اختیار باقی رہیگا **مسئلہ** اگر کوئی اپنی زوجہ کو کہے کہ تو اپنے کو ایک طلاق بائن دے اور اُس عورت نے اپنے کو ایک طلاق رجعی دی یا کہ مرد نے کہا کہ تو اپنے کو تین طلاق دے اور اُسنے ایک طلاق دی تو ان صورتون مین ایک طلاق بائن واقع ہوگی، اور اگر کہے کہ تو اپنے کو ایک طلاق رجعی دے، پس عورت نے ایک طلاق بائن دی تو اس صورت مین ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ ہکذا فی الہدایۃ وجامع الرموز۔

مریض آدمی کے طلاق دینے کا بیان

اگر کوئی ایسا بیمار ہووے کہ جس سے امید زیست منقطع ہو یا جو شخص میدان جنگ میں سپاہیونسے جنگ کر رہا ہے، یا خون کرنے کے جرم مین گرفتار ہوگیا ہو اور حاکم نے بقصاص خون کے اُس کو قتل کا حکم دیا ہے، یا دریا میں کشتی ڈوب گئی ہو اور وہ شخص فقط ایک تختہ پکڑے ہوئے اُس کے سہارے پر ہنوز زندہ ہے، غرض کہ ایسی حالتون مین ہووے کہ امید زیست کی نہ ہو اور ایسے وقت مین اگر اپنی بی بی کو طلاق رجعی دے یا بائن یا ایک طلاق دے یا دو یا تین، بہر حال بعد طلاق دینے کے اُسی حالت میں وہ عدت کے درمیان

مرجاوی تو اُسکی بی بی مطلقہ اپنے شوہر کی وارث ہوگی اور موافق فرائض کے اپنے شوہر متوفی کی اشیاے متروکہ سے ترکہ پاوے گی۔ اور اگر اُس عورت کی عدت کے بعد اُسکا شوہر مرے تو وہ عورت وارث نہ ہوگی۔ اور اگر مرد مرض موت میں مبتلا ہو اور اُسکی بی بی بخوشی و رضا اپنے شوہر مریض سے تین طلاق مانگ لیوے۔ بعد ازان اُسکا شوہر مرجاوے تو اس صورت مین وہ عورت وارث نہوگی اور نہ اپنے شوہر کے مال کا حصّہ پانی والی ہوگی

مسئلہ اگر کوئی شخص بیماری کی حالت میں اپنی بی بی کو تین طلاق دیوے بعد ازان اُس بیماری سے آرام پاکر مرجاوے تو اس حالت میں اُسکی بی بی اپنے شوہر کی وارث نہیں ہوگی

مسئلہ اگر کوئی عورت مرض مُہلک میں مبتلا ہو کر ذی فرش ہوئی ہے۔ اس حالت مین اُسکا شوہر اُسکو طلاق رجعی دیوے۔ اور اُس طلاق کی عدت مین وہ عورت مرجاوے تو اُسکا شوہر اُسکے ترکے کا وارث ہوگا۔ کیونکہ عورت حُکماً نکاح میں تھی۔ ہکذا فی الہدایۃ و قاضی خان۔

تطلیق بالمعلق یعنی طلاق کے ساتھ دوسرے کسی کام کی شرط کرنا

طلاق کی تعلیق اسطرح پر ہوتی ہے کہ مثلاً کسی نے اپنی بی بی کو کہا کہ تو اگر فلان کام کریگی تو تجھپر طلاق واقع ہوگی۔ پس بی بی اگر اس کام کو کرے تو ضرور طلاق واقع ہوئی

مسئلہ اگر کوئی اپنی زوجہ کو کہے کہ اگر تو گھر میں داخل ہوگی تو تجھ پر طلاق ہوگی۔ پس اگر عورت گھر مین داخل ہوئی تو اُسپر طلاق واقع ہوگی

مسئلہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو کہی کہ مجھ کو طلاق دے مجھ کو طلاق دے۔ مجھکو طلاق دے پس اس صورت میں اگر اُسکا شوہر کہے کہ مین نے تجھکو طلاق دی تو تین طلاق واقع ہونگی

مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو کہے کہ تجھ کو طلاق دیا انشاء اللہ تعالیٰ تو اس صورت مین طلاق نہیں واقع ہوگی

مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی بی بی سے کہا تو اگر زید کے گھر میں جاویگی تو تجھ پر تین طلاق واقع ہونگی۔ اِس صورت مین اگر وہ عورت زید کے گھر تک جاکے

لوٹ آوی تو طلاق نہیں واقع ہونگی

طلاق نامہ

میں کہ محمد عادل ولد منصف مزاج ساکن مصلحت پور محلہ پرہیزگار ضلع عدالت آباد کا ہوں جو کہ مسماۃ فسادی بی بی بنت مفسد خان ساکن موضع شرارت پور محلہ فتنہ انگیز ضلع جنگی نگر سے نکاح کر کے اسوقت تک باہم برضامندی وخوشنودی کے گذران کیا۔ اب تمہارے ساتھ نااتفاقی کی وجہ سے میں نے بحسب شریعت محمدیؐ وموافق سنت نبویؐ کے تمکو تین طلاق دیدیے فقط مورخہ ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔ نام دو گواہ۔

رجعت کا بیان

رجعت سے یہ معنی مراد ہیں کہ شوہر اپنی بیوی کو ایک طلاق دیکر یا دو طلاق دے کر اُس طلاق کی عدت میں پھر اپنی بی بی سے رجعت کر سکتا ہے یعنی اُسکو اپنے گھر میں رکھکر اپنے صرف میں لا سکتا ہے خواہ وہ طلاق صریح ہو یا کنایہ ہو بہر کیف رجعت کیواسطے چند شرطین ضرور ہیں اوّل شرط یہ ہے کہ شوہر نے مال لیکر طلاق نہ دی ہو دوسری شرط یہ ہے کہ اگر عورت حرّہ ہو تو اُسکو تین طلاق نہ دی ہوں اور اگر لونڈی ہو تو اُسکو دو طلاق نہ دی ہوں کیونکہ آزاد حرّہ کو تین طلاق دینے کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی ہے اور لونڈی کو دو طلاق دینے کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی ہے، تیسری شرط یہ ہے کہ عورت وطی سے منکر نہ ہو کیونکہ اگر وطی سے منکر ہو تو اُسکی رجعت درست نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی اپنی بی بی کو ایک طلاق رجعی دے کر اُسی طلاق کی عدت میں رجعت کرے یعنی پھر اُس بی بی کو لے لے تو وہ رجعت صحیح ہو گی۔ اور ایسا ہی اگر اُس طلاق کی عدت میں رجعت کا لفظ منہ سے نہیں کہا یعنے تمکو رجعت کیا یہ لفظ نہیں کہا اور اُس زوجہ مطلقہ سے وطی کی۔ یا بوسہ لیا۔ یا شہوت کے ساتھ بی بی کو چھوڑ دیا۔ تو ان صورتوں میں رجعت صحیح ہو گی۔ اگرچہ منہ سے رجعت نہ کی ہو مسئلہ بی بی کو طلاق رجعی دینے سے اُس سے وطی کرنا حرام نہیں ہے!

تحلیل کا بیان

تحلیل کے یہ معنی ہیں کہ عورت کو اُسکے اگلے شوہر کے واسطے حلال کرنا مسئلہ جس عورت کو تین طلاق دیے گئے ہیں اور اُسکی عدت گذرنے کے بعد جب تک دوسرا کوئی مرد اُس عورت سے نکاح کرکے وطی کے بعد طلاق نہ دے اور اُس زوج ثانی کی طلاق کی عدت منقضی نہ ہووے یا کہ زوج ثانی مرجاوے اور اس سے موت کی عدت نہ گذری تب تک یہ عورت زوج اول کے واسطے حلال نہیں ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ تین طلاق دینے کے بعد بغیر زوج ثانی کے پھر زوج اول سے نکاح ممکن نہیں ہے۔ یہی معنی ہین تحلیل کے

ایلاء کا بیان

چار مہینے یا چار مہینے سے زیادہ مدت تک اپنی بی بی سے قربت نہ کرنیکی قسم کھانے کو ایلاء کہتے ہیں مسئلہ اگر کوئی اپنی بی بی کو کہے کہ واللہ چار مہینے تک تمسے قربت نہ کرونگا تو اس صورت میں ایلاء ہوگا۔ اور ایلاء کا حکم یہ ہے کہ اگر چار مہینے کے اندر پھر اُس بی بی سے وطی کرے تو قسم کا کفارہ دینا ہوگا اور اگر چار مہینے تک وطی نہ کی اور اپنی قسم پر قائم و برقرار رہا تو اس صورت میں چار مہینے کے بعد اُسکی بی بی پر ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ اب شوہر پر وہ بی بی پھر نکاح کر لینے سے حلال ہوگی مسئلہ چار مہینے سے کم مدت تک وطی نہ کرنے کی قسم کھانے سے ایلاء نہیں ہوتا۔ مسئلہ ایلاء میں قسم کھا کر توڑنے سے (یعنے اُس مدت کے اندر پھر وطی کرنے سے) کفارہ دینا پڑتا ہے۔ اور کفارہ یہ ہے ایک غلام آزاد کرنا۔ یا کہ دس مسکین کو دو وقت آسودہ کرکے کھانا کھلانا۔ یا دس مسکین کو کپڑا دینا۔ اِسمیں سے اگر کسی کو طاقت نہ ہو تو تین روز روزہ رکھنا اور وہ تین دن ایام منہی عنہ سے یعنی جن تین روزہ رکھنا حرام ہے۔ نہ ہون۔ مسئلہ جس شخص نے اپنی بی بی سے وطی نہ کرنیکی قسم کھائی ہے۔ یعنے جسنے ایلاء کیا ہے۔ وہ شخص اگر بسبب مسافرت کے یا بسبب مرض کے یا بسبب نافرمانی زوجہ کے یا بسبب کم سن ہونے

زوجہ کے وطی کرکے زوجہ کو رجعت نہ کرسکے تو وہ منہ سے کہکر رجعت کرکے قسم توڑے گا اور اگر منہ سے رجعت کرنے کے بعد وطی پر قادر ہو تو اس صورت مین وہ منہ کی رجعت باطل ہوگی پھر وطی سے رجعت کرنا ہوگی مسئلہ اگر کوئی اپنی زوجہ کو کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو اس صورت مین اُس سے پوچھنا چاہیئے کہ اسکی نیت کیا ہے۔ اگر وہ کہے کہ بہ نیت طلاق کہا ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ اور اگر کہے کہ بہ نیت تین طلاق کہا ہے یا بہ نیت ظہار کہا ہے یا جھوٹ کہا ہے تو ان سب صورتون مین وہی ہوگا جسکی نیت کی ہوگی اور اگر اپنے اوپر حرام کرنیکی نیت سے کہا ہو تو ایلاء ہوگا اور ایلاء کا حکم وہی ہے جو اوپر گذرا۔

خلع کا بیان

بی بی شوہر کو کچھ مال دیکر اس سے طلاق لیوے اسکو خلع کہتے ہین۔ پس جب زوجین کے درمیان ایسا کوئی فتنہ یا جھگڑا ہو کہ جسکے سبب سے بجز طلاق لینے کے اور کوئی چارہ نہو تو اس صورت مین عورت کو خلع کرنا درست ہے اور بلا ضرورت کے خلع کرنا مکروہ ہے مسئلہ اگر عورت اپنی شرارت کی وجہ سے خلع کرتی ہے تو جسقدر مال مہر ٹھہرایا گیا تھا خلع کے وقت اُس سے زیادہ مال لینا مکروہ ہے اور اگر شوہر کے قصور کے سبب سے عورت خلع کرتی ہے تو اس صورت مین عورت سے مطلقاً مال لینا مکروہ ہے مسئلہ خلع کرنا اسقدر مال سے ہوسکتا ہے جو صلاحیت مہر کی رکھتا ہے۔ اور حکم خلع کا یہ ہے کہ خلع کرنے سے ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہے مسئلہ اگر عورت اپنے شوہر سے کہے کہ مجھے ہزار روپیہ کے عوض مین تین طلاق دے پس اگر شوہر ایک طلاق دے تو عورت کو ایک ہزار روپیہ کا ثلث مرد کو دینا ہوگا مسئلہ اگر باپ اپنی لڑکی کا خلع لڑکی کے مال سے کرے تو اس صورت مین لڑکی پر کچھ مال واجب نہ ہوگا۔ اور مہر لڑکی کا زوج کے ذمے باقی رہے گا۔ اور عورت مطلقہ ہوگی اور اگر باپ نے مال کا ضامن ہوکر خلع کیا ہے تو اس صورت مین باپ پر ادائے مال واجب ہوگا۔

ظہار کا بیان

ظہار سے یہ معنی مراد ہین کہ اپنی بی بی کو یا بی بی کے پورے جسم کو یا بی بی کے کسی جزو شایع کو (جس سے پورا جسم مراد ہو سکتا ہے) اپنے محرم کے ایسے جزو سے تشبیہ دیتا کہ جس کی طرف نظر کرنا حرام ہووے، اور محرم اسکو کہتے ہین کہ جس سے شرعًا نکاح حرام ہووے مثلاً ماں، خالہ، بہن وغیرہن مسئلہ اگر کوئی اپنی بی بی کو کہے کہ تو میرے حق مین میری ماں ہے یا تو میری بہن ہے یا یون کہے کہ تیری پیٹھ یا پیٹ میری پھوپھی کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے۔ یا یون کہے کہ تیرا سر یا ران یا سینہ میری ماں یا پھوپھی کے سر یا ران یا سینے کے مثل ہے یا کہ یون کہے کہ تیرا نصف یا ثلث بدن میری ماں یا بہن یا پھوپھی کے بدن کے مثل ہے۔ تو ان صورتون مین ظہار ثابت ہو گا اور وہ عورت مرد پر حرام ہوگی اور مرد جب تک اُس ظہار کا کفارہ نہ دیوے تب تک اُس عورت سے قربت کرنا اور اسکا بوسہ لینا اور چھونا مرد پر حرام ہے مسئلہ اگر کوئی اپنی بی بی سے ظہار کر کے قبل ادائے کفارہ کے بی بی سے قربت کرے یا بوسہ لے تو اس صورت مین توبہ و استغفار کرے اور فقط ایک ظہار کا کفارہ دے اور قبل ادائے کفارہ اس ظہار کے پھر ثانیاً وطی نکرے مسئلہ اگر کوئی اپنی بی بی سے کہے کہ تو میری ماں کے مثل ہے تو یہ اگر بہ نیت بزرگی کہا ہے تو وہی ہوگا اور اگر بہ نیت ظہار کہا ہے تو ظہار ہوگا۔ اور اگر بہ نیت طلاق کہا ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر کچھ نیت نہین کی تھی تو کچھ نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی اپنی بی بی کو ماں یا خالہ کہے یا کہ آؤ ماں آؤ خالہ کہے تو وہ بی بی شوہر پر حرام نہوگی اور ظہار بھی نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی اپنی بی بی سے کہے کہ تو اگر فلان کام کرے گی تو تو میری ماں ہے یا خالہ ہے، اسمین اگر زوجہ وہ کام کرے تو کچھ نہیں ہوگا اگرچہ بہ نیت طلاق دینے یا بہ نیت حرام کرنیکے کہا تھا۔ ہکذا فی جامع الرموز مسئلہ جس کی تین چار بیبیان ہون وہ اگر سب کی طرف مخاطب ہو کر کہے کہ تم

سب میرے حق مین میری مان کے پیٹ کے مثل ہو تو اس صورت میں ظہار ہوگا۔ اور ہر ایک کے واسطے علیحدہ کفارہ واجب ہوگا۔ ہکذا فی الہدایۃ و شرح الوقایۃ۔

ظہار کے کفارے کا بیان

ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام یا ایک لونڈی آزاد کرے اور یہ استطاعت جسکو نہ ہو وہ متواتر دو مہینے روزے رکھے اور اگر روزے نہیں رکھ سکتا ہے تو ساٹھ مسکین کو دو وقت آسودہ کرکے کھانا کھلاوے اسمین ظہار کا کفارہ ادا ہوگا۔ فائدہ ظہار کے کفارہ کا روزہ رکھنے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ ماہ صیام اور ایام منہی عنہ نہون کیونکہ ایام منہی عنہ مین روزہ رکھنا حرام ہی مسئلہ ظہار کے کفارے کے روزے دو مہینے متواتر رکھنا چاہیین اگر کوئی بسبب عذر کے یا بلا عذر کے روزہ توڑے یا اس دو مہینے کے درمیان خواہ رات کو یا دن کو سہواً یا قصداً اسی عورت سے وطی کرے تو پھر شروع سے روزہ رکھنا ہوگا مسئلہ اگر ظہار کے کفارے مین ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانے کے درمیان پھر وطی کرے تو پھر ثانیاً یعنے دوبارہ کھلانا ضروری نہیں ہے۔

فصل عدت کے بیان مین

عدت کے معنی شمار کرنا۔ اور شرع مین وہ مدت معہود مراد ہے۔ کہ بعد انقطاع نکاح کے ان ایام معہود تک عورت منتظر رہتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو طلاق بائن دیوے یا طلاق رجعی دیوے یا طلاق مغلظہ دیوے، یا کسی خاص وجہ کے سبب سے نکاح فسخ کرے تو ان سب صورتوں مین وہ عورت پورے تین حیض عدت میں بیٹھیگی اور وہ عورت اگر حیض والی نہ ہو یعنی آئسہ ہو یا صغیرہ ہو تو تین مہینے اسکی عدت ہے اور وہ عورت یعنی جسکو طلاق دی گئی ہے اگر حاملہ ہو تو اسکی عدت تا وضع حمل ہے اور اگر عورت کا شوہر مرجاوے تو اس کی عدت چار مہینے دس روز ہے اور جس صورت مین حاملہ عورت کا شوہر مرجاوے اسکی بھی عدت تا وضع حمل ہے مسئلہ

اگر عورت کو حالت حیض مین طلاق دی جاوے تو وہ عورت اس حیض کو (جسمین وہ طلاق دی گئی ہے) چھوڑکر اور تین حیض پورے عدّت مین بیٹھے گی مسئلہ اگر قبل خلوت صحیحہ کے یعنے قبل وطی کے طلاق دی جاوے تو اوسکے واسطے کچھ عدّت نہیں ہے۔

سوگ کرنے کا بیان

جس عورت کو طلاق بائن دی جاوے یا جسکا شوہر مرجاوے اور وہ عورت عاقلہ و بالغہ ہو تو اُسپر سوگ کرنا واجب ہے۔ اور عورت عدت بھر ماتمی لباس پہنے اور ترک زینت کرے اور اگر وہ عورت عاقلہ و بالغہ نہو یا قبل وطی کے طلاق دی گئی ہو یا اسکو طلاق رجعی دی گئی ہو تو اسکے واسطے سوگ کرنا واجب نہیں ہے بلکہ طلاق رجعی دی ہوئی عورت کو زینت کرنا مستحب ہے تاکہ اسکا شوہر رجعت پر راغب ہو۔ فائدہ جن عورتون پر شوہر کے مرنیکے سبب سے یا طلاق کے سبب سے سوگ کرنا واجب ہے وہ عورتین اپنی عدت بھر لباس ماتمی پہینگی اور تمام زینت و سنگار ایکبارگی ترک کرینگی اور سرخ رنگ اور زعفرانی رنگ کا کپڑا نہیں پہینگی اور کسی قسم کی خوشبو اور سرمہ اور تیل نہین لگاوینگی۔ الّا بوقت ضرورت کے تیل و سرمہ وغیرہ لگا سکتی ہیں مسئلہ جو عورت کہ طلاق کی عدت یا موت کی عدت مین بیٹھی ہے اسکو اس عدت مین نکاح کرنے کا پیغام سنانا یعنے اس طرح سے کہنا کہ تم سے مین عدت کے بعد نکاح کرونگا یہ درست نہیں ہے ہان کنایۃً واشارۃً یون کہہ سکتا ہے کہ تم سب سے اچھی خوبصورت ہو تمہاری سی خوبصورت سے نکاح کرونگا مسئلہ جو عورت کہ طلاق بائن یا طلاق رجعی کی عدت مین بیٹھی ہے اسکو گھر سے باہر نکلنا درست نہین ہے مگر موت کی عدت والی (یعنی جس عورت کا شوہر مرگیا ہو) اور وہ عورت اپنے شوہر میت کی عدت مین بیٹھی ہو تو اس عورت کو اپنے کھانے پینے کے واسطے دن کو نکلنا منع نہیں لیکن رات کے وقت شوہر کے گھر مین رہنا چاہیئے مسئلہ جس گھر مین عورت کا شوہر مرگیا ہو یا جس گھر مین عورت کو طلاق دی

گئی ہو عورت کو مناسب ہے کہ اسی گھر مین عدت کو تمام کرے اور اگر اس گھر مین عدت تمام کرنے سے کوئی نقصان متصور ہو یا گھر کے گرنے کا خوف ہو یا کہ کوئی اُس عورت کو زبردستی اِس گھر سے نکال دے تو اس صورت مین وہ عورت دوسری جگہ جاکے اپنی عدت تمام کر سکتی ہے **مسئلہ** جو عورت کہ طلاق بائن کی عدت میں بیٹھنے والی ہو تو لازم ہے۔ کہ اس عورت مین اور طلاق دینے والے کے درمیان پردہ ہو۔ تو اگر وہ مکان تنگ ہو یا اسکے شوہر سے بدکاری کا احتمال ہو تو اس صورت مین مناسب ہے کہ وہ عورت دوسری جگہ جا کے اپنی عدت تمام کرے ہکذا فی الہدایۃ وشرح الوقایۃ **مسئلہ** اگر کسی عورت کا شوہر ہمراہ لے کر سفر مین جاکے راستے مین اُس عورت کو تین طلاق دیوے یا اس عورت کا شوہر اثنائے راہ میں مرجاوے اور وہ جگہ (یعنی اثنائے راہ مین جہان اُسکا شوہر مرگیا یا وہ طلاق دی گئی ہے) اسکے مکان اصلی سے تین رات دن مسافت سے کم ہو تو اس صورت مین وہ عورت اپنے مکان میں لوٹ کر عدت تمام کریگی اور اگر وہ جگہ اسکے مکان سے تین رات دن کی مسافت پر ہو تو اس صورت مین اس عورت کو اختیار ہے کہ وہ اپنی عدت اسی جگہ تمام کرے یا اپنے مکان مین آکے عدت مین بیٹھے۔ ہکذا فی الہدایۃ **مسئلہ** اگر کسی عورت کو اسکا شوہر دوسرے شہر مین لیجا کر طلاق دیدے یا دوسرے شہر مین لیجا کر شوہر مرجاوے تو اس صورت مین اگر اسکے مکان سے وہ شہر تین رات دن کی مسافت سے کم ہو تو اس عورت کو اس شہر سے باہر ہونا درست نہین ہے اگرچہ اس عورت کے ہمراہ اُسکا ولی ہو تاہم اُسی شہر مین رہ کر اسکو عدت تمام کرنا چاہیے اور جب اسکی عدت گذر جاوے تب وہ اپنے ولی کے ہمراہ وہان سے اپنے مکان مین لوٹ آوے۔ ہکذا فی الہدایۃ والکنز

خورد ونوش کا بیان

اگر کوئی عورت اپنے نفس کو شوہر کے مکان مین شوہر کے سپرد کردے تو اس حالت میں اُس عورت کا خورد پوش اور سکونت کا مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور اگر وہ عورت کافرہ یا بے ایمان ہو

تب بھی اسکا خورد پوش اور سکونت کا مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور زوجہ کا خورد پوش زوجہ
اور زوج کی حال کے موافق ہوگا یعنی اگر زوجین غریب ہون تو غریبانہ خورد پوش اور اگر دونوں
امیر ہون تو امیرانہ خورد پوش اور اگر دونمیں سے ایک امیر ہو اور دوسرا غریب تو اس صورتمین متوسط
قسم کا خورد پوش دینا ہوگا مسئلہ کتابونمین یہ بات مستحب لکھی ہے کہ شوہر بحسب استطاعت جیسا
کھانا کھاوے اور جسطرح کا لباس پہنے اسی طرح کا خورد پوش زوجہ کو دینا چاہیے کیونکہ حکم شرع
کا یہ ہے کہ اپنی بی بی کے ساتھ حسن معاشرت کرے یعنی نیکی کے ساتھ برتاؤ کرے یعنی اپنا خورد پوش
جیسا ہو ویسا ہی اگر اپنی زوجہ کو نہ دے تو یہ خلاف مروت ہے ہکذا فی جامع الرموز مسئلہ اگر بی بی اپنے
باپ کے مکان مین رہے اور اسکا شوہر اسکو طلب نہ کرے یا کہ عورت شوہر کے مکان مین ہے لیکن
وہ بیمار ہے یا کہ عورت نے اپنے شوہر سے مہر معجل نہیں پایا ہے اس سبب سے شوہر کے گھر نہیں جاتی ہے
یا کہ بی بی اپنے مہر معجل ادا کرنیکے واسطے شوہر کو وطی سے باز رکھتی ہے تو ان سب صورتون مین اس
عورت کو خورد پوش دینا مرد پر واجب ہے مسئلہ اگر کسیکی بی بی ایسی شریر ہو کہ اپنے شوہر کے ساتھ
بدمزاجی کرکے یا نافرمانی کرکے بلا اجازت شوہر کے گھر سے نکل جاوے یا کہ وہ عورت ہمیشہ پاکے
مکان نہیں رہتی ہے اور شوہر کے بلانیسے نہیں جاتی ہے تو ان سب صورتونمین اس عورت کا خورد پوش
مرد پر واجب نہیں ہوگا مسئلہ اگر کوئی عورت قرض کے سبب سے قیدمین گرفتار ہوئی ہو یا کہ باپ
کے مکان مین بیمار ہے یا اسکو کوئی مرد زور زبردستی کرکے اپنے ہمراہ لیگیا اور وہ عورت بھی
اسکے ہمراہ چلی گئی یا کہ بی بی اپنے شوہر کو چھوڑکر دوسرے کسی کے ہمراہ حج کرنے کو چلی گئی یا کہ بی بی
ایسی کم سن ہے کہ صغر سن کے سبب سے اسکا شوہر اس سے وطی نہیں کرتا ہے تو ان سب
عورتون کا خورد پوش انکے شوہرون پر واجب نہیں ہے مسئلہ جو عورت کہ دن کو اپنا
کوئی پیشہ یا حرفہ کرتی ہے اور رات کو اپنے شوہر کے پاس سوتی ہے اسکا خورد پوش اسکے شوہر
پر واجب نہیں ہے مسئلہ اگر شوہر مالدار ہو تو اپنی زوجہ کی خدمت کیواسطے ایک خادمہ رکھنا
شوہر پر واجب ہے اور اگر شوہر اسکا غریب ہو تو واجب نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی شخص افلاس و تنگی

معیشت کے سبب سے اپنی بی بی کو خورد و پوش دینے سے عاجز ہووے تو اس صورتمین ہمارے حنفی مذہب کے موافق قاضی یا حاکم وقت اسکا نکاح نہیں توڑ سکتا ہے بلکہ قاضی بی بی کو یہ حکم کریگا کہ اپنے شوہر کے نام پر قرض لیکر کھاوے اور جب اُسکا شوہر مالدار ہوگا تب شوہر اسکے قرض کو ادا کریگا اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کا اس صورتمین یہ حکم ہے کہ قاضی اسکا نکاح فسخ کردے مسئلہ جبکہ زوجین یعنی میاں بی بی مین ایسا کوئی اتفاق ہو کہ بجز نکاح توڑنیکے اور کوئی تدبیر نہیں ہے جیسا کہ زوج اپنی روزی اور روزگار سے ایکبارگی معطل و بیکار ہوکر اپنی بی بی کو کچھ خورد و پوش نہیں دیسکتا ہے اور امید آیندہ بھی منقطع ہے اور بی بی پر کھانے پینے کی تکلیف از حد ہو یہانتک کہ کوئی اُسے قرض بھی نہیں دیتا ہے اور اُسکا شوہر محبت کے سبب سے یا شرارت کی رو سے اس بی بی کو طلاق بھی نہیں دیتا ہے تو اس صورت مین علمائے حنفی یون فرماتے ہیں کہ قاضی ایک شخص شافعی المذہب کو اپنا نائب بناکر اس نائب کے ذریعے سے اس کے نکاح کو توڑ دے۔

مفقود الخبر کا بیان

مسئلہ اگر کوئی شخص سفر میں جاکر گم ہو جاوے یعنی مہینون اور برسون تک اسکی حیات اور موت کی کچھ خبر نہیں ملی اور وہ گھر میں اپنی بی بی کو خورد و پوش نہیں دیگیا ہے اور نہ ایسی کوئی چیز چھوڑ گیا ہے کہ جس سے اسکی بی بی کی گذر اوقات ہو اور اس بی بی کو کہین سے قرض دام بھی کچھ نہیں ملتا ہے اور وہ بی بی کوئی حرفہ یا پیشہ بھی نہیں جانتی ہے کہ جس سے اسکی گذر اوقات ہو یا کہ اس مفقود کی بی بی ایسی جوان ہے کہ زنا میں مبتلا ہونیکا خوف ہے تو اس صورت مین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں مفقود کی پیدائش سے جبتک اسی سال نہ گذرین تب تک اسکی جورو ویسی ہی رہیگی یعنی دوسرا نکاح نہیں کرسکے گی۔ اور امام مالک علیہ الرحمۃ کی یہ رائے ہے کہ اس شخص کے غائب ہونیکے بعد اگر چار سال تک کچھ خبر نہ ملے تب اس مفقود پر موت کا حکم دیا جائیگا اور بعد چار مہینے دس روز عدت کے اسکی بی بی دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے اور ہمارے حنفی مذہب کے علمانے فی زمانے

بضرورت اسی قول کو اختیار فرمایا ہی اور اسی قول مالک رحمۃ اللہ علیہ پر فتوی دیا ہے مسئلہ شوہر پر واجب ہے کہ اپنی بی بی کے رہنے کیواسطے ایسا گھر دیوی کہ اس گھر مین شوہر کی اولاد یعنی شوہر کی دوسری زوجہ کی (اولاد) نہ رہتی ہو لیکن اگر بی بی کی اجازت سے رہی تو مضایقہ نہیں ہے مسئلہ بی بی کو سکونت کیواسطے جو مکان کہ اسکے شوہر نے دیا ہی اس گھر مین بی بی کے والدین اور اس بی بی کے اگلے شوہر کا لڑکا انکو جانیسے شوہر منع کرسکتا ہی مگر اس لڑکے کو اسکی ماں کیطرف نظر کرنے اور گفتگو کرنے سے منع نہین کرسکتا ہی مسئلہ بی بی اپنی ماں باپ کی ملاقات کو جاسکتی ہے مگر رات کو وہان نہیں رہ سکیگی علاوہ والدین کے اور خویشونکی یہان ملاقات کو برس مین ایکدفعہ جاسکتی ہے۔ اس مین اسکا شوہر منع نہیں کرسکتا ہے مسئلہ بی بی کو طلاق دینے سے جب تک اسکی عدت نہ گذری تب تک اس بی بی کا خورد و پوش اور رہنے کا مکان دینا شوہر پر واجب ہے اسمین وہ عدت خواہ طلاق بائن کی ہو یا طلاق رجعی کی ہو مسئلہ موت کی عدت والی عورت کو اُسکے شوہر متوفی کے مال سے خورد و پوش و مکان دینا واجب نہیں ہی لیکن اگر وہ عورت حاملہ ہو تو تا وضع حمل کے اسکا خورد و پوش اُسکے شوہر متوفی کے مال سے وجوباً دیا جاویگا مسئلہ نابالغ لڑکا جسکا کچھ مال نہیں ہی اسکا خورد و پوش اُسکے باپ پر واجب ہی اور اگر وہ لڑکا مالدار ہو تو اس صورت مین اسکا خورد و پوش اُسکے باپ پر واجب نہیں ہی مسئلہ چھوٹے لڑکے اور لڑکی کا خورد و پوش اُنکے باپ پر واجب ہے۔ لنگڑا۔ لولا۔ بالغ لڑکا۔ یعنی جو لڑکا کہ کمائی نہیں کرسکتا ہی۔ اور بیوہ لڑکی انکا بھی خورد و پوش ان کے باپ پر واجب ہے۔ فقط

تمام شد بتوفیق المنعم السداد

خداوندا بعنایت و توفیق و بطفیل نبی کریم خود رسالۂ ہذا را بین الخلائق کالشمع بین المجالس گردان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی آلہ و اصحابہ وذریاتہ واہل بیتہ اجمعین آمین۔

دافع الوسواس

فی بیان

الحیض والنفاس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شکر ہے واسطے اُس خدا کے کہ رسول مقبولؐ کو جہان مین بھیجکر پاک اور ناپاک کی راہ ہمکو بتادی اور گناہ جو بلا اور آفت ہے اُس کو پہچنوا دیا۔ اور اُسی رسول مقبول (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پر بہت بہت درود بھیجتا ہون کہ جس نے ہمیں حیض ونفاس اور پائخانہ وپیشاب کا طریقہ تعلیم کیا۔ اور اور بے شمار سلام بھیجتا ہون اُن کے آل واصحاب پر کہ جنکی مدد سے دین اسلام نے زور اور قوّت پائی اما بعد فقیر رحیم الدین حنفی معاف کرے اللہ اُس کے اور اُس کے مان باپ کے گناہ عالموں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اگر اس کتاب میں کچھ عیب پاوین درست کردیں اور پڑھنے والون کی خدمت مین یہ عرض ہے کہ اس رسالے کو پڑھ کے عورتون اور ناواقف مردون کو حدیثون کے معانی بیان کرکے سُناوین انشاء اللہ تعالیٰ حدیث شریف کی برکت سے حق بات قبول کرین گے

اے اللہ اس کو سب مسلمانون تک پہونچا دے امین یارب العلمین

حیض والی عورتون کا بیان

صحاح ستہ کی ایک کتاب ہے جسکا نام نسائی شریف ہے اُس مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کَانَتِ الْیَھُوْدُ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْھُمْ لَمْ یُؤَاکِلُوْھُنَّ وَلَمْ یُشَارِبُوْھُنَّ وَلَمْ یُجَامِعُوْھُنَّ فِی الْبُیُوْتِ فَسَاَلُوْا نَبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَیَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی الْاٰیَۃَ فَاَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُؤَاکِلُوْھُنَّ وَیُشَارِبُوْھُنَّ وَیُجَامِعُوْھُنَّ فِی الْبُیُوْتِ وَاَنْ یَصْنَعُوْا بِھِنَّ کُلَّ شَیْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ یعنے یہودیون کا دستور تھا کہ جب اُن لوگون کی عورتون کو حیض ہوتا تو وے لوگ اپنی عورتون کے ساتھ کچھ کھاتے پیتے نہ تھے اور جس گھر مین حیض والی عورت رہتی تھی اُس گھر مین وہ جمع نہیں ہوتے تھے بلکہ علیحدہ گھر مین رہتے پھر پوچھا صحابہؓ نے اس بات کو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تب یہ آیت اُتری وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی یعنی اور اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پوچھتے ہیں تجھ سے لوگ حیض کی بات سے تو کہہ اے محمدؐ وہ گندگی اور اذیت ہے تب حضرتؐ نے حکم فرمایا اُن لوگون کو کہ کھاوین وے لوگ اپنی عورتون کے ساتھ اور پیویں اُن سے اور گھرون مین آپس مین جمع ہووین۔ اُن سے اور حکم فرمایا حضرتؐ نے کہ کرین اُن کے ساتھ یعنے عورتون کے ساتھ سب کام سوائے جماع کے **فائدہ** اس مُلک بنگالہ مین مسلمان لوگ ہندوون کے پاس بیٹھنے کے سبب سے مسلمان حیض والی عورتون کو کنوین سے پانی بھرنے کو منع کرتے ہین

اور حیض والی عورت کی ہاتھ سے پانی کھانا نہین کھاتے پیتے ہیں اور ایک گھر میں نہیں رہتے ہیں اور حیض والی عورت کے ساتھ اگر اُسکے شوہر کا بدن لگے تو غسل کرتے ہیں اور نفرت کرکے کوئی کام اُنسے نہیں کراتے ہین حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ سب وسوسہ شیطانی کا سبب ہے اور ہندوؤن کی دیکھا دیکھی کرتے ہین کوئی دلیل کی بات نہیں ہے۔ اور جو شخص مسلمان ہوکے ایسا تنفر کرتا ہے تو اب تک اُسمیں کفر کی بُو باقی ہے توبہ واستغفار کرکے ایسے بیہودہ چلن سے باز آوے اور حضرتؐ نے جس طرح فرمایا ہے اُسی طرح عمل میں لاوے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ جب ہم لوگوں میں کسی کو حیض ہوتا تو حضرتؐ فرماتے تہبند باندھنے کو بعد اس کے اُن بی بی سے مباشرت کرتے۔ مباشرت کے معنے یہاں یہ ہین کہ تہبند کے اوپر عورت سے فائدہ لینا تہبند کے نیچے سے نہیں جیسے کہ نسائی شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَأْمُرُ اَحَدَنَا اِذَا کَانَتْ حَائِضًا اَمَرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ یُبَاشِرُھَا اس حدیث کا وہی مطلب ہے جو اوپر بیان ہوا۔ مسلمانون کو چاہیے کہ حیض اور نفاس والی عورتون سے سوائے جماع کے اور کوئی بات میں کھانے پینے کام کاج کرنے خدمت لینے ایک گھر مین رہنے اُن عورتوں کے جھوٹا کھانے یا پینے سے میوہ ہو یا اور کوئی چیز سے تنفر نہ کریں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مشکوٰۃ شریف مین روایت ہے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَضَعُ فَاہُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ فَیَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَضَعُ فَاہُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ رواہ مسلم یعنی حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مَیں حالت حیض مین پانی پیتی تھی اور دیتی تھی باقی پانی کو جو برتن میں رہتا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سونگاتے تھے آپ منہ مبارک اُسی جگہ کہ مین نے پانی پیا تھا جہان سے اور کھاتی تھی مین گوشت ہڈی سے حالت حیض مین اور مین دیتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کھا کر جھوٹا اور ہڈی کے باقی گوشت کو حضرتؐ رکھتے تھے اپنے منہ مبارک مین میرے منہ کی جگہ سے یعنی جہان بی بی منہ لگا کے گوشت کھاتی تھیں حضرتؐ بھی اُسی جگہ منہ لگا کر کھاتے تھے فائدہ مسلمانو دیندار و حضرتؐ کے ایسے چال وچلن تم بھی جاری رکھو اور کسی بات میں شک و شبہہ نہ لاؤ اور حضرتؐ کی بیبیون نے جسطرح گذران کیا ہے تم بھی اُسی طرح چلنا قبول کرو نہیں تو کافروں بدعتیوں کی دیکھا دیکھی جو کام کروگے اُسی گروہ مین تمہارا حشر ہوگا اور نسائی شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَدْعُوْنِیْ فَاٰکُلُ مَعَہٗ وَاَنَا عَارِکٌ یعنے حضرتؐ مجکو بلاتے پھر مین اُن کے ساتھ کھانا کھاتی تھی حالت حیض مین، اور جاننا چاہیے کہ پیشاب کرنے یا پائخانہ پھرتے وقت اگر ایک عورت دوسری عورت کا ستر جہان تک ڈھانکنا فرض ہے دیکھے تو دونون بڑی گناہ گار ہوتی ہین ایسا کبھی نہ کرنا چاہیے کیونکہ ابن ماجہ مین حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا لَا تَنْظُرُ الْمَرْاَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرْاَۃِ وَلَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ یعنے حضرتؐ نے فرمایا نہ دیکھے عورت دوسری عورت کی حرمت کی جگہ اور نہ دیکھے ایک مرد دوسرے مرد کی حرمت کی جگہ فائدہ مسلمانوں، دُنیا چند روزہ ہے، اگر اس زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرکے آخرت میں نیکی کا حصہ لیجا سکو تو بہت خوب ہے اور یہان اگر کفر کی علامت رکھوگے تو قیامت میں سب کچھ آشکارا ہوگا، اور وہان

خدا اور رسولؐ کے سامنے اور نیک کارون کے روبرو شرم پاؤگے اور دوزخ مین مزہ چکھوگے خداوند تعالےٰ سب مسلمانوں کو شریعت کی مخالفت سے بچاوے آمین یارب العالمین۔

نفاس والی عورتون کا بیان

عورت نفاس والی کے ہاتھ سے کھانا پینا کام کاج لینا کھانا پکانے کا کام ہو یا دوسرا کام کرنا اور ہانڈی وغیرہ چھونا کچھ منع نہین ہے اور جس گھر مین لڑکا پیدا ہو اُس گھر کے برتنون کو پھینکنا یہ شیطانی وسوسہ ہے اور رسولؐ اللہ کے طریق کی مخالفت کرنا ہے جیسے کہ ابن ماجہ مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَالَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ یعنے جس شخص نے نیا پیدا کیا کام مین ہمارے جو یہ ہے اور وہ کام نہیں ہے دین سے پس وہ رد ہے فائدہ دین محمدی میں جو جو کام دین کے فائدے کے نہیں ہیں وہ کام باطل ہیں اور جو کام ایسا ہے کہ وہ کام اگرچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہ تھا مگر اُس سے دین کا فائدہ ہوتا ہے تو وہ کام روا اور باطل نہین ہے جیسے صرف اور نحو پڑھنا اور مدرسے بنانا یہ سب ثواب مین داخل ہے ابن ماجہ کے حاشیے مین یہ سب لکھا ہے فقط۔

کمترین انام محمد بیگ ابن مرزا رحیم بیگ غفر اللہ ذنوبہما و ستر عیوبہما صاحبانِ باصفا کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ جو کچھ مولوی رحیم الدین صاحب نے اس رسالے مین لکھا ہے بہت صحیح اور درست ہے مگر اس کے متعلق جو مسائل ضروری تھے اُنھون نے اُنکو ترک کر دیا اسواسطے بوجہ آگاہی ہر خاص و عام جو مسائل ضروری باقی ماندہ تھے اسمین درج کیے جاتے ہیں تاکہ نفع عام ہو

یہ مسائل احسن المسائل سے نقل کیے گئے ہین

مرّدون کو چاہیے کہ وہ اپنی عورتون کو ان مسائل سے ضرور آگاہ کرتے رہین اور بتاتے رہین تاکہ نماز اُنکی درست رہے اور وہ اس سے غافل نہ رہین۔

واضح ہو کہ حیض اُس خون کو کہتے ہین جو ایسی عورت کے رحم مین سے بہے جو مرض اور لڑکپن سے سلامت ہو (اس سے معلوم ہوا کہ جو خون مرض سے یا لڑکپن مین نکلے گا اُسکو حیض نہ کہین گے بلکہ اُسکا نام استحاضہ ہے) اور مدّت حیض کی کم سے کم تین دن رات ہی اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات اور جو خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔ اور سفیدی خالص کے سوا جو رنگ ہو وہ حیض ہے اور حیض روزہ اور نماز کا مانع ہے مگر عورت روزے کی قضا کرے نماز کی قضا نہ کرے (یعنے ان ایام کی نماز معاف ہے اور اس حالت مین مسجد کے اندر جانا اور خانۂ کعبہ کے گرد پھرنا۔ اور ناف سے لیکر عورت کے زانو تک مرد کو مزدیکی کرنا اور قرآن کا پڑھنا اور اُسکو ہاتھ لگانا ممنوع ہی مگر غلاف کے ساتھ (ہاتھ لگانا منع نہیں) اور بے وضو ہونا بھی ہاتھ لگانے کو مانع ہی۔ (مگر قرآن پڑھنے کا مانع نہیں) اور ناپاکی اور حیض اور نفاس دونون کا مانع ہے۔ یعنی (ناپاکی اور حیض اور نفاس کی حالت مین قرآن کا پڑھنا اور اُسکو ہاتھ لگانا دونون ممنوع ہین اور بے وضو ہونے کی حالت مین چھونا ممنوع ہے اور پڑھنا جائز ہے) اور عورت سے صحبت کیجاوے بدون غسل کے جس صورت مین کہ خون حیض اکثر مدت (یعنی دس روز) پر منقطع ہوا ہو اور جس صورت مین کہ کمتر مدت کے بعد (یعنے تین روز سے) لیکر نو روز تک کے پیچھے) بند ہوا ہو تو صحبت نہ کیجاوے یہان تک کہ عورت غسل کرے یا خون بند ہونے پر کمتر وقت نماز کا گذر جاوے (یعنے اگر خون دس روز کے بعد بند ہوا ہے

تو صحبت کرنی مرد کو درست ہی اگرچہ عورت نے غسل نہ کیا ہو اور اگر خون دس روز سے کم مدّت میں بند ہوا ہے تو صحبت کرنی جائز نہین جب تک کہ غسل نہ کرلے یا اتنا وقت گذر جاوے کہ اُسمین نہانا اور نماز کی نیت ہو سکے) اور پاک ہو جانا دو خون کے درمیان خون کی مدّت مین حیض اور نفاس ہی ہے (یعنے اگر عورت مدّت حیض ونفاس مین کچھ دنون کو پاک ہو جاوے اور خون بند ہو جاوے۔ تو اُس کو حکم پاک ہونے کا نہ ہوگا بلکہ وہی حیض ونفاس ہوگا) اور کمتر مدت پاک رہنے کی پندرہ ۱۵ دن ہین اور زیادہ مدّت کی کچھ انتہا نہین مگر جس صورت مین کہ خون ہمیشہ جاری رہے اور اُس عورت کی کوئی عادت مقرر ہووے (یعنے پاک رہنے کے لیئے زیادہ مدّت کی کچھ حد مقرر نہین حتے کہ بعض عورتین برسون تک پاک رہتی ہیں۔ لیکن اگر کسی کو خون استحاضہ جاری ہو جاوے اور پاک رہنے کے لیئے اُسکی کچھ عادت مقرر تھی تو ایسی صورت مین اُسی عادت کی عدت کو پاک رہنے کی مدت کہیں گے) اور خون استحاضہ مانند نکسیر دائمی کے ہے نماز اور روزہ اور صحبت کا مانع نہین اور اگر خون اکثر مدّت حیض ونفاس سے بڑھ جاوے تو جس قدر اُسکی عادت قدیم سے بڑھیگا وہ استحاضہ ہوگا۔ اور اگر عورت کو پہلے ہی پہل استحاضہ ہو جاوے تو اُسکا حیض دس ۱۰ دن کا ہوگا اور نفاس چالیس ۴۰ دن کا۔ اور جو عورت استحاضہ رکھتی ہو اور جس شخص کا پیشاب جاری ہو یا پیٹ چلتا ہو یا ریح نکلتی رہتی ہو یا نکسیر بند نہوتی ہو یا زخم کا خون نہ تھمتا ہو ایسے شخص ہر فرض کے وقت وضو نیا کرین اور اُس وضو سے نماز فرض اور نفل ادا کرین اور یہ وضو صرف وقت کے نکلنے سے جاتا رہتا ہے (یعنی دوسری نماز کے وقت آنے پر نہیں جاتا جیسا کہ بعض علما کا قول ہے اور نہ وضو کے بعد وہی عذر واقع ہونے سے جاوے) اور یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ ان عذر والون پر

کوئی فرض کا وقت ایسا نہ گذرے جسمین عذر مذکور اُنکو ہوا ور نہ معذور نہ کہلاوین گے اور اُنکا وضو عذر مذکورہ سے جاتا رہے گا) اور نفاس وہ خون ہے جو بچے کے پیدا ہونے کے بعد آیا کرتا ہی اور جو خون کہ حاملہ عورت کو آتا ہے وہ استحاضہ ہوتا ہے اور پیٹ جو گر پڑتا ہے اگر اُسمیں بعض اعضا موجود ہون تو اُسکا حکم بچے کا ہے اُسکے بعد کا خون نفاس ہوگا اور اگر محض گوشت کا لوتھڑا ہو تو وہ بچہ نہیں اور نہ اُسکے بعد کا خون نفاس ہی اور کمتر مدت نفاس کی کچھ حد نہین رہی یہانتک کہ بعض عورتون کو ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوتا) اور اُسکی زیادہ سے زیادہ مدّت چالیس روز ہے اور چالیس روز سے اگر بڑھ جاوے تو جس قدر بڑھیگا وہ استحاضہ ہوگا اور جڑواں بچوں کے ہونے مین مدّت نفاس کی اول سے ہوتی ہے (دوسرے بچے سے نہیں ہوتی)

تمام شد

ہمارے کتب خانہ میں ہر قسم کی کتابوں کا ذخیرہ ہے۔ عربی فارسی گورمکھی شاستری ناگری۔ اردو۔ قرآن شریف مترجم و معرّا ہر قسم اور کتب حدیث و فقہ برائے فروخت موجود ہیں۔ جملہ خواستین بنام :-

ملنے کا پتہ

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشر و تاجران کتب کشمیری بازار ویل روڈ لاہور

پبلشرز
ملک دین محمد اینڈ سنز
لاہور